عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۳۹

اسلامی نظام کے خصوصیات

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قادیانیوں کا بیرون ملک گندہ کاروبار

وقت کی پکار

تقویٰ اصطلاح شریعت میں

عورت علامہ اقبال کے نظر میں

محبان اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں ہیں ؟

آپ کے مسائل

ضبط وترتیب: منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

زکوٰۃ کا مسئلہ

غلام رسول ——— کراچی

میں نے اپنے بیٹے کے لئے زیر تعمیر بلڈنگ میں ایک دکان بک کروائی ہے، وہ ملکیت کی ہے کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ پیسے اچھے مل گئے تو بیچ دوں گا. کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ میرے چھوٹے تین لڑکے ہیں ان کے نام آئے گی کسی ایک بچے کو دے دوں گا. لہٰذا ان دونوں خیالوں کے رہتے ہوئے کیا ان پیسوں پر زکوٰۃ واجب ہے جو کہ ہم نے کمپنی کو قسطاً ادا کئے ہیں، جواب سے مستفیض فرمائیں۔

ج: وہ تو جس لڑکے کے نام آپ نے خریدی ہے اسی کی ہو گئی اور اگر آپ نے اس کو دینے کی نیت نہیں کی محض اس کا نام استعمال کیا تو آپ اس کے مالک ہیں جب تک اس کو فروخت نہیں کر دیتے اس پر زکوٰۃ نہیں۔

عورتوں کی خرید و فروخت

نا معلوم کراچی

۱. پاکستان میں عورتوں کی خرید و فروخت کا واقعہ ہوا ہے کیا ان عورتوں کو باندی بنا کر رکھا جا سکتا ہے؟

ج: آزاد عورتوں کی خرید و فروخت حرام ہے. بغیر نکاح کے ان سے تمتع بھی حرام ہے۔

۲. اگر کوئی اپنی اولاد کو فروخت کرے تو اس فروخت شدہ (لڑکی یا لڑکا) کو غلام یا باندی بنا کر رکھا جا سکتا ہے؟

ج: اوپر لکھ دیا ہے۔

۳. اسلام میں غلام یا باندی بنا کر رکھنے کے لئے جواز کی کیا صورتیں ہو سکتی ہیں اور اس کے لئے کیا شرائط ہیں؟

ج: جہاد میں جو کفار اسیر ہو جائیں ان کو غلام باندی بنانا جائز ہے۔

اعتکاف میں غسل

عبدالرحمٰن ہوشیارپوری۔

۱. روزہ کی حالت میں انجکشن لگوانے کے بارے میں از روئے شرع کیا حکم ہے؟ انجکشن گوشت میں یا رگ میں یا پیٹ میں کیا لگوا سکتا ہے؟

ج. انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۲. معتکف اعتکاف عشرہ اخیرہ رمضان یا اعتکاف نذر میں کیا غسل کر سکتا ہے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے اور صفائی کے لئے یا نہیں؟ جبکہ غسل خانہ مسجد سے متصل یا چند قدم کے فاصلے پر ہو۔

ج: غسل فرض کے لئے تو جانا جائز ہے غسل نظافت یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے مسجد سے نکلنا درست نہیں البتہ اس کی گنجائش ہے کہ آدمی استنجا کے لئے جائے تو واپسی پر دو چار لوٹے پانی کے بدن پر بہا لے۔

۳. کیا زید نقد ایک بھینس پانچ ہزار کی اور وہی بھینس وہ ادھار چھ ہزار کی فروخت کر سکتا ہے کیا ادھار میں ایک ہزار سود تو نہیں بن جائے گا۔

ج: ادھار میں زیادہ رقم لینا جائز ہے سود نہیں۔

عورتوں کا قبرستان جانا

تاج محمد ——— کوئٹہ

سوال: عورتوں کا قبرستان جانا اور قبر کی مٹی کھانا جائز ہے؟

ج، عورتوں کے قبرستان جانے میں اختلاف ہے چونکہ عورتیں وہاں جا کر کوئی نہ کوئی خلاف شرع کام کرتی ہیں اس لئے منع احوط ہے۔

سوال: ہمارے محلے میں بہت سے لوگ وتر کی نماز میں دعائے قنوت کی جگہ سورۃ اخلاص پڑھتے ہیں یہ کیسا ہے؟

ج: دعائے قنوت کی جگہ سورۃ اخلاص پڑھنا غلط ہے اگر دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کوئی دوسری دعا پڑھ لے مثلاً "ربنا آتنا الخ یا تین مرتبہ اللھم اغفرلی" ہی پڑھ لے۔

متفرق سوالات

احمد اللہ قریشی حیدر آباد

مجھ سے میرے چند ساتھیوں نے جو جاپان میں ملازم ہیں ان سے عیسائیوں کے کردہ چند سوالات کے متعلق دریافت کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱. اسلام میں خنزیر کا گوشت کیوں حرام ہے؟ اس پر نقلی و عقلی دلائل تحریر فرمائیں، اور انجیل میں خنزیر کا کیا حکم ہے؟

ج. خنزیر میں بے حیائی کی خاصیت ہے اس کے کھانے سے بے حیائی پیدا ہوتی ہے

۲. اگر مرغی یا کوئی حلال جانور خنزیر کا گوشت کھائے تو کیا وہ جانور بھی حرام ہو جاتا ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

ج: حلال جانور گوشت کھاتے ہی نہیں اس لئے یہ سوال ہی غلط ہے البتہ حلال جانور اگر کوئی نجس چیز کھائے تو اس کو تین دن تک بند رکھ کر حلال خوراک کھلائی جائے گی اس کے بعد اس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ اس کا اثر زائل ہو جاتا ہے

۳. اللہ تبارک و تعالیٰ مذکر ہے یا مؤنث؟

ج، اللہ تعالیٰ مخلوق کی صفات سے پاک ہے۔

آیات کریمہ کا وظیفہ

نامعلوم کراچی

س نمبر ۱: آیت کریمہ کیا ہے. کیا اس کا ختم کروانا دانوں پر پڑھتے ہیں کسی حدیث کی رو سے جائز ہے، یعنی حدیث یا صحابہ کرام رضی کی زندگی میں اس کی کوئی مثال ہے؟

ج: آیت کریمہ "لا الہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظالمین" کہلاتی ہے حدیث میں ہے کہ اس کے ذریعہ دعا قبول ہوتی ہے اور بزرگوں کے تجربات میں سے ہے کہ اس کو اتنی تعداد میں پڑھا جائے تو مقصد پورا ہو جاتا ہے

س ۲: کسی نے منت مانی کہ فلاں کام کے ہو جانے پر وہ آیت کریمہ کا ختم کروائے گا. تو کیا یہ منت درست ہے؟

باقی صفحہ (۲۷) پر ملاحظہ فرمائیں

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۱۸ تا ۲۴ شعبان ۱۴۱۰ھ
مطابق 16 تا 22 مارچ ۱۹۹۰ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 39

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

سرپرست
جانشین امام العصر حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اِس شمارے میں

۱. آپ کے مسائل اور ان کا حل ۔۔۔۔۔۔ ۲
۲. قادیانیوں کا بیرون ملک گھناؤنا کاروبار (اداریہ) ۔۔۔۔۔۔ ۵
۳. اسلامی نظام کی خصوصیات ۔۔۔۔۔۔ ۶
۴. حضرت ابوحازم سلیمان ابن عبدالملک کے دربار میں ۔۔۔۔۔۔ ۸
۵. تقویٰ اصلاح شریعت میں ۔۔۔۔۔۔ ۱۰
۶. عورت علامہ اقبال کی نظر میں ۔۔۔۔۔۔ ۱۲
۷. صحابہ کرامؓ اور عشق رسول ﷺ ۔۔۔۔۔۔ ۱۴
۸. محبانِ اہل بیت کہاں ہیں؟ ۔۔۔۔۔۔ ۱۶
۹. جھوٹے مدعی نبوت کا قتل ۔۔۔۔۔۔ ۱۹

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۸۰۳۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۔۔۔۔۔۔ ۷۵ روپے
سہ ماہی ۔۔۔۔۔۔ ۴۵ روپے
فی پرچہ ۔۔۔۔۔۔ ۳ روپے

چندہ
بیرون ممالک سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ۔۔۔۔۔۔ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔۔۔۔۔۔ پاکستان
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ۔۔۔۔۔۔ بنگلہ دیش
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ۔۔۔۔۔۔ برما
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ۔۔۔۔۔۔ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ۔۔۔۔۔۔ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ۔۔۔۔۔۔ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ۔۔۔۔۔۔ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ۔۔۔۔۔۔ فرانس

نارتھ امریکہ
- وینکوور ۔۔۔۔۔۔ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ۔۔۔۔۔۔ عامر رشید
- وینی پیگ ۔۔۔۔۔۔ میاں حمید
- ٹورنٹو ۔۔۔۔۔۔ حافظ سعید احمد
- مونٹریال ۔۔۔۔۔۔ آفتاب احمد
- واشنگٹن ۔۔۔۔۔۔ کرامت اللہ
- شکاگو ۔۔۔۔۔۔ محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس ۔۔۔۔۔۔ فرقان رشید
- سیکرامنٹو ۔۔۔۔۔۔ چوہدری محمد شریف گوندل

بیرون ملک نمائندے
- قطر ۔۔۔۔۔۔ قاری محمد اسماعیل بٹیفی
- دوبئی ۔۔۔۔۔۔ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ۔۔۔۔۔۔ قاری وصیف الرحمٰن
- برما ۔۔۔۔۔۔ محمود یوسف
- ہالینڈ ۔۔۔۔۔۔ اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ۔۔۔۔۔۔ لے ریکو انصاری
- برطانیہ ۔۔۔۔۔۔ محمد اقبال
- اسپین ۔۔۔۔۔۔ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ۔۔۔۔۔۔ محمد ادریس
- ناروے ۔۔۔۔۔۔ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ۔۔۔۔۔۔ محمد نذیر افریقی
- ماریشش ۔۔۔۔۔۔ محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ۔۔۔۔۔۔ اسماعیل نائیڈا
- ریڈ یونین فرانس ۔۔۔۔۔۔ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ۔۔۔۔۔۔ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ۔۔۔۔۔۔ خلیق الرحمٰن
- سنگاپور ۔۔۔۔۔۔ سید دبیر حسن بخاری

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از مولانا محمد اظہار الحق سہیل عباسی امروہی مرحوم و مغفور

ہیں ہفت سماوات جبیں سائے مدینہ
اللہ غنی مرتبہ والائے مدینہ

دربار ہے سرکارِ دو عالم کا وہاں پر
ہے عرش سے رتبہ میں فزوں جائے مدینہ

جھپکی جو پلک خواب میں طیبہ نظر آیا
جب آنکھ کھلی چیخ اُٹھا ہائے مدینہ

واللہ کہ ہے بدر ترے سامنے بے قدر
اے نور فشاں لولوئے لالائے مدینہ

خادم کے بھی خادم کے بھی خادم کا ہوں خادم
آقا ہیں وہ آقاؤں کے آقائے مدینہ

جنت ہیں مہکتی ہیں مدینہ کی ہوائیں
فردوس کے ہمرنگ ہے صحرائے مدینہ

خُم خانۂ طیبہ میں ہے کوثر کی حلاوت
جنت بھی ہے خود بیخودِ صہبائے مدینہ

حسرت ہے کلیجہ سے لگائے رہوں نقشہ
آنکھوں میں بسے دل میں سما جائے مدینہ

رُخ ہے میری طاعت کا سہیل انکی طرف کو
قبلہ ہے مرا گنبد خضرائے مدینہ

قادیانیوں کا بیرون ملک گندہ کاروبار

پاکستان سے باہر جا کر قادیانی کیا کرتوت کرتے ہیں۔ اس کا اندازہ تو آپ کو اس خبر سے ہو گیا ہوگا۔ جو آپ نے اخباروں میں پڑھی کہ سمگلنگ، ہیروئن اور دوسرے ناجائز کاروبار میں ملوث ۱۳ قادیانی کراچی ایئر پورٹ پر گرفتار کرلئے گئے تھے۔ اب ایک اور خبر ملاحظہ فرمائیے۔ جو ہمیں ایک خط کی صورت میں مغربی جرمنی سے موصول ہوئی ہے:۔

مغربی جرمنی سے ہمیں .... لکھتے ہیں:۔

"مغربی جرمنی کی قادیانی جماعت کے امیر عبداللہ ورگس نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ مگر وہ مرزا طاہر نے واپس کر دیا۔ وجہ یہ ہے کہ قادیانی لوگ جرمنی میں سؤر کا گوشت فروخت کرتے ہیں، شراب پیتے بھی ہیں فروخت بھی کرتے ہیں۔ اس کام میں جماعت احمدیہ کے کئی عہدیدار بھی ہیں۔ پھر یہی کمائی جماعت کو چندہ کی شکل میں بھیجی جاتی ہے۔ مبینہ طور پر ہم جنس پرستی میں بھی مبتلا ہیں۔ ایک قادیانی مبلغ آج سے ۲۰ سال قبل ہمبرگ فضل عمر نامی عبادت خانے سے بذریعہ پولیس نکالا گیا۔ کئی قادیانیوں سے عہد لیا گیا کہ وہ یہ کام نہیں کریں گے۔ مگر چونکہ ان کو اس کام میں بہت رقم بچ جاتی ہے۔ منافع بہت ہوتا ہے۔ اس لئے وہ یہ کام نہیں چھوڑ رہے۔ بلکہ اس کام کے لئے ہوٹل خرید رہے ہیں۔

خط میں قادیانیوں کی جن عادتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ قصور صرف مغربی جرمنی کے قادیانیوں کا ہی نہیں بلکہ یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ جب مرزائے قادیانی جسے قادیانی بہت کچھ مانتے ہیں۔ وہ شراب پیتا تھا۔ اور منگواتا تھا۔ تو عام قادیانی اسی کے نقش قدم پر چلنا اپنے لئے سعادت سمجھیں گے۔ شراب خانہ خراب کے بارے میں مرزا قادیانی کا مکتوب ملاحظہ کیجئے۔

مرزا قادیانی اپنے پیروکار کو لکھتے ہیں۔

"محبی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ——— اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں۔ اور ایک بوتل ٹانک وائن (ولایتی شراب) کی پلومر کی دکان سے خرید دیں۔ مگر ٹانک وائن چاہئے۔ اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے

والسلام مرزا غلام احمد عفی عنہ خطوط امام بنام غلام ص۵"

مرزا قادیانی کے بیٹے اور قادیانیوں کے موجودہ پیشوا مرزا طاہر کے باپ مرزا محمود کے گھناؤنے کرتوت تو ایسے ہیں کہ انہیں قلم بھی لکھتے ہوئے عاجز نظر آتا ہے اور اس کے کردار و اخلاق کو دیکھنے کے لئے ہمارا مشورہ ہے کہ "تاریخ محمودیت" "کمالات محمودی" اور "شہر سدوم" نامی کتابوں کا مطالعہ کر لینا ہی کافی ہے۔ ان میں قادیانی مردوں عورتوں اور لڑکوں کے بیان حلفی شائع ہوئے ہیں۔ انہیں میں سے ایک شخص قریشی محمد صادق شبنم بی اے سابق قتب و پریذیڈنٹ نیشنل لیگ قادیان بھی ہیں۔ انہوں نے جو رپورٹ قادیانی جماعت کی انتظامیہ کو دی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) آپ (یعنی مرزا محمود) .... بلا ہے۔

(۲) آپ (″) محرم اور نامحرم عورتوں سے زنا کرتے ہیں۔

(۳) آپ (″) اپنی بیویوں اور لڑکیوں کو دوسروں کے حوالے کرتے ہیں۔

(۴) آپ (مرزا محمود) شراب پیتے ہیں۔

ایک اور قادیانی مستری اللہ بخش قادیان بیان کرتے ہیں۔

"میں خدا کو حاضر ناظر جان کر اس کی قسم کھا کر یہ تحریر کرتا ہوں کہ موجودہ خلیفہ مرزا محمود دنیا دار عیش پرست اور بدچلن انسان ہے۔ میں ہر وقت ان سے مباہلے کے لئے تیار ہوں"

ایسے میں اگر مغربی جرمنی کے قادیانی سور کا حرام گوشت فروخت کرتے، شراب بیچتے اور دوسرے شرمناک کام کر رہے ہیں۔ جس کے لئے ہوٹل خرید کر انہوں نے یہ دھندا شروع کیا ہوا ہے تو یہ ان ہی کا قصور نہیں جن کا نبی شرابی، افیونی ہو اور جس کے گھر میں غیر محرم عورتوں کا "ٹھٹھ" لگا رہتا ہو۔ اور پھر جن کا "خلیفہ" جسے وہ "مصلح موعود" کہتے ہیں مذکورہ بالا کردار کا حامل ہو تو ان کے پیروکار کیوں ایسا کام نہیں کریں گے۔

رہی یہ بات کہ وہی حرام آمدنی جماعت کے چندے میں جاتی ہے۔ تو اس کا ثبوت بھی ان کے پاس ہے۔ کہ مرزا قادیانی خود ایسا کرتا تھا۔ حوالہ ملاحظہ ہو:۔

" بیان کیا مجھ سے عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب (یعنی مرزا قادیانی) سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنچنی ہے۔ اس نے اس حالت میں بہت سا روپیہ کمایا۔ پھر وہ مر گئی۔ اور مجھے اس کا ترکہ ملا بعد میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توبہ و اصلاح کی توفیق دی۔ اب میں اس مال کو کیا کروں؟ حضرت صاحب (یعنی مرزا لعین) نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانہ میں ایسا مال اسلام کی خدمت (یعنی قادیانی جماعت کی ترویج و ترقی) میں خرچ ہو سکتا ہے۔"

سیرت المہدی مؤلفہ ابن مرزا قادیانی بشیر ایم اے حصہ اول ص ۲۳

یاد رہے کہ مرزائیوں کے ہاں سیرت المہدی کا وہی درجہ ہے۔ جو مسلمانوں کے ہاں بخاری شریف کا ہے۔

بولئے! جب خود مرزا قادیانی ایک کنجری کی حرام آمدنی جماعت کے لئے وصول کر کے ہضم کر سکتا ہے۔ تو مرزا طاہر بھی تو اسی کا پوتا ہے۔ وہ مغربی جرمنی کے قادیانیوں سے حرام آمدنی کیوں نہیں لے سکتا۔ ان کا بڑا آخر نبی تھا۔ تو چھوٹا بدرجہ اولیٰ حرام خور ہو گا۔۔ ویسے بھی وہ وطن سے بے وطن اور گھر سے بے گھر ہے۔ اسے اپنے اللے تللے اخراجات اور عیاشیوں کے لئے پیسے پیسے کی ضرورت ہے۔ ایسے میں عام قادیانیوں کو مذکورہ حالات پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے سوچنا چاہئے کہ وہ جس راستے پر جا رہے ہیں۔ وہ جنت کا راستہ نہیں جہنم کا راستہ ہے۔ جس سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے۔ کہ وہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت پر لعنت بھیجیں اور علی الاعلان قبول اسلام کر کے جنت کا راستہ اپنائیں۔

اسلامی نظام کی خصوصیات

نظام مصطفےٰ میں امیر مملکت کی ذمہ داریاں

مولانا محمد عمر صاحب [illegible]

نظام مصطفےٰ میں افراد امت کی خدمت اور بنی نوع انسان میں عدل و انصاف کی یکسانیت اصل بنیاد ہے اسلام میں امیر یا خلیفہ یا صدر مملکت یا مروجہ لفظ سربراہ حکومت بلا حق کا رہنما بھی ہوتا ہے اور قوم کا خادم بھی۔ وہ نیابت الٰہی کے عظیم منصب سے اگرچہ تمام امت کا والی ہوتا ہے لیکن اس کے عزل و نصب میں افراد امت دخیل ہوتے ہیں۔ وہ مہمات امور ضروریہ میں شوریٰ کا پابند ہوتا ہے اور اہل الرائے کی مشاورت ہی اس کا عزم ہے

نظام مصطفےٰ میں خلافت کا ایک ایسا مربوط نقشہ پیش کیا گیا ہے جس میں امیر اور خلیفہ اور جماعت مسلمین رعایا کے درمیان ایک لمحے کے لئے بھی حاکم و محکوم کا علاقہ قائم نہیں ہوتا۔

نظام مصطفےٰ میں مساوات کو اساس بنا کر جاتی اور شخصی اقتدار کی جنگ کا خاتمہ کر دیتا ہے ایک حدیث میں ارشاد نبوی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من امتی احد ولی من امر الناس شیأ لم یحفظھم بما حفظ به نفسه واھله الا لم یجد رائحة الجنة۔

(طبرانی معجم صغیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے اگر کوئی شخص لوگوں کے معاملات کا والی بنا اور اس نے ان کے معاملات کی اس طرح حفاظت نہ کی جس طرح اپنی اور اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتا ہے تو جنت کی بو بھی نہیں پائے گا۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد نبوی ہے

عن سلمان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخلیفة هو الذی یقضی بکتاب اللہ ویشفق علی الرعیة شفقة الرجل علی اھله فقال کعب الاحبار صدق۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صحیح معنوں میں خلیفہ وہی ہے جو کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرے اور رعیت پر اس طرح شفقت کرے جس طرح کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر شفقت کرتا ہے کعب احبار نے یہ سنا تو فرمایا۔ سلمان تو نے سچ کہا۔

نظام مصطفےٰ میں عدل و انصاف اور زندگی کے تمام شعبوں میں امیر و مامور راعی اور رعایا مساوی ہیں۔ مصر کے فاتح اور گورنر حضرت عمرو بن عاص کے بیٹے عبداللہ نے ایک مصری کو کوڑے سے پیٹا مصری بھاگ کر مدینہ منورہ آیا۔ حضرت عمر رضی کے پاس شکایت کی حضرت عمر رضی نے حضرت عمرو بن عاص رضی کو ان کے بیٹے سمیت مدینہ طلب کیا اور ان کی موجودگی میں مصری کو حکم دیا کہ وہ عبداللہ سے عمر سے بدلہ لے حضرت عمرو بن عاص رضی دیکھتے تھے کہ ان کا بیٹا مصری کے ہاتھ سے پٹ رہا تھا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی نے ارشاد فرمایا۔

تم نے لوگوں کو کب سے غلام بنا لیا۔ حالانکہ ان کی ماؤں نے ان کو آزاد پیدا کیا۔

نظام مصطفےٰ میں عمال حکومت رگورنر) پوری قوم کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں۔ حضرت عمرؓ اپنے تمام گورنروں کو موسم حج میں بلا کر منیٰ میں تمام صوبوں سے آئے ہوئے لوگوں سے پوچھتے کہ "میرے عمل سے کوئی شکایت ہو تو بیان کرو، میں نے ان گورنروں کو اس لئے بلایا ہے کہ یہ تمہاری جان تمہاری آبرو تمہارے مال کے محافظ ہیں۔ اگر کسی نے تم پر ظلم و زیادتی کی ہے تو بیان کرو۔"

یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کرتا ہے۔

"یا امیر المومنین! فلاں عامل نے مجھے بلاوجہ سو کوڑے مارے اور مجھ کو ناحق ستایا۔"

تحقیق حال کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

"اے شخص اٹھ تو برسرِ عام اس گورنر کے کوڑے لگا اور اس سے اپنا انتقام لے۔"

حضرت عمرو بن عاصؓ گورنر مصر نے عرض کیا۔ آپ ایسا نہ کریں ورنہ عاملین میں بد دلی پیدا ہو جائے گی۔ اور آئندہ کے لئے دستور بن جائے گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

"میں کس لئے اس سے بدلہ دلا کر انصاف نہ کروں جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنی ذات اقدس کو بھی بدلہ کے لئے پیش فرما دیتے تھے۔ اے شخص اٹھ کھڑا ہو اور بدلہ لے۔"

اسلامی ریاست میں امیر مملکت رعایا کی خوش حالی اور ان کے ہر قسم کے حقوق کی حفاظت کا ضامن ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ رعایا کی خوش حالی اور ان کی انتہائی نگہداشت کے سلسلہ میں راتوں کو تفتیش حالات کے لئے گشت کرتے تھے لیکن اس کو بھی کافی نہیں سمجھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ شب کا گشت تمام قلمرو میں پورے سال کا کیا کروں گا اور اپنے گورنروں کو حکم دوں گا کہ وہ بھی رات کا گشت کریں کیونکہ میں یہ جانتا ہوں کہ ہر قسم کی کوشش کے باوجود لوگوں کی بعض حاجات یقیناً پوری ہونے سے رہ جاتی ہوں گی کیونکہ وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکتے اور عمال شاید مجھ تک نہ پہنچاتے ہوں۔ اس لئے دو ماہ مصر کا دورہ کروں گا۔ دو مہینے بحرین کا اور اسی طرح دو مہینے کوفہ و بصرہ کا۔

نظام مصطفےٰ میں امیر مملکت قومی خزانے کا امین ہوتا ہے قومی خزانہ میں سے قوت لایموت روزینہ حاصل کر کے باقی دولت قوم کی ضروریات پر صرف کرتا ہے۔ ایک مرتبہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی زوجہ محترمہ نے شیریں چیز پکانے کی خواہش کی سیدنا صدیق اکبرؓ نے فرمایا میرے پاس اس قدر گنجائش نہیں کہ تمہاری یہ خواہش پوری کی جا سکے۔ زوجہ محترمہ نے عرض کیا بیت المال سے جو وظیفہ ملتا ہے اس میں سے کچھ پس انداز کر کے حلوہ تیار کیا جائے حضرت صدیق اکبرؓ نے اجازت دیدی۔ جب ایک عرصہ بعد تھوڑی سی حقیر رقم پس انداز کر کے حلوہ تیار کیا گیا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے اس قدر رقم کو اپنے روزینہ سے کم کر دیا۔ حضرت عثمانؓ کی سادگی کا یہ عالم تھا حضرت ابن سعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو اس حالت میں دیکھا دوپہر کے وقت مسجد نبوی کے صحن میں کچی اینٹ کا تکیہ سر کے نیچے رکھے سو رہے تھے میں نے گھر جا کر اپنے والد سے دریافت کیا کہ ایسا حسین و جمیل شخص اس حالت میں کون تھا جو مسجد میں لیٹا ہوا تھا تو والد نے کہا یہ امیر المومنین حضرت عثمانؓ ہیں۔

(ابن کثیر جلد ۷، صہ ۲۱۴)

حضرت عمرؓ کی سادگی کا یہ عالم تھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔

میں نے حضرت عمر بن خطاب کو دیکھا آپ کی ازار میں اکیس پیوند چمڑے کے اور ایک پیوند کپڑے کا تھا۔ (اسد الغابہ جلد ۳)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کوفہ کی مسجد میں دو چادریں پہن کر لپٹے ہوئے تھے ایک کو باندھ رکھا تھا۔ اور دوسری اوڑھے ہوئے تھے۔ بازاروں میں تقویٰ صدق گفتاری حسن معاملات کی تلقین فرماتے پھرتے تھے۔

نظام مصطفےٰ شاہ و گدا کو جس طرح عبادات میں محمود و ایاز درویش و گدا غریب و امیر کو ایک صف میں کھڑا کر دیتا ہے اسی طرح عدل و انصاف میں بھی عام شہری کو اسلامی مساوات کے اصول پر انصاف فراہم کرتا ہے۔ حضرت عمرؓ کے دور حکومت میں شاہ غسان مسلمان ہو کر مکہ معظمہ آیا معاصین کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ اتفاقاً ایک غریب اعرابی کا پاؤں بادشاہ کے ازار پر پڑا ازار کا ایک کنارہ دب گیا جس سے شہزادے کی لنگی کھل گئی شہزادے نے طیش میں آ کر غریب اعرابی کو طمانچہ اس زور سے مارا جس سے اعرابی بیچارے کا دانت ٹوٹ گیا۔ وہ سیدھا دربار فاروقی میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ یا امیر المومنین! شہزادے غسان نے مجھے تھپڑ مارا جس سے میرا دانت ٹوٹ گیا۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جبلہ کو ہمارے پاس بلاؤ چنانچہ جبلہ لایا گیا۔ حضرت عمرؓ نے جبلہ سے پوچھا کہ کیا واقعی تو نے اس غریب کا دانت توڑا ہے؟

اس نے کہا "ہاں امیر المومنین"۔

آپؓ نے فرمایا "اس غریب اعرابی کو اجازت دے کر وہ بھی تجھے اسی طرح طمانچہ رسید کرے جس طرح تو نے اسے طمانچہ رسید کیا تھا"۔

جبلہ یہ حکم سن کر طیش میں آگیا۔ جبلہ نے کہا۔

"یا امیر المومنین! مجھے اور ایک معمولی آدمی کو کس چیز نے برابر کر دیا"۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا "اسلام نے"۔

جبلہ نے کہا مجھے رات بھر سوچنے کی مہلت دیجئے آپ نے فرمایا اگر صاحب قصاص راضی ہو جائے تو مہلت ہے۔

وہ غریب راضی ہو گیا جبلہ رات ہی رات قصاص سے بچ کر بھاگ گیا اور مرتد ہو کر رومیوں سے جا ملا۔

حضرت عمرؓ نے اسلامی مساوات کی ایسی درخشندہ مثال پیش کی کہ اسلامی حکم کے مقابلہ میں رئیس مملکت ایک جبلہ کیا ایک ہزار جبلہ بھی ظلم و زیادتی کرے تو اس سے بھی قصاص اور بدلہ لیا جا سکتا ہے۔

نظام مصطفےٰ میں امیر مملکت پوری قوم کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے اس سے رعیت کا ہر شخص اپنی تشفی کے لئے سوال کر سکتا ہے حضرت عمرؓ مسجد نبوی میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک شخص نے کھڑے ہو کر سوال کیا عمرؓ! کیا وجہ ہے مال غنیمت کی جو چادریں تقسیم ہوئیں ان سے ہمارا کرتہ نہیں بن سکا لیکن آپ اس چادر کا کرتہ پہنے ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمرؓ کی طرف اشارہ کیا حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کھڑے ہو کر اس شخص کے سوال کا جواب دیا کہ میں نے اپنی چادر کا حصہ اپنے والد کو دیا جس سے امیر المومنین کا کرتہ مکمل ہوا۔ وہ شخص کہنے لگا۔ عمرؓ اب مجھے تسلی ہو گئی۔

حضرت ابو حازمؒ

سلیمان ابن عبدالملک کے دربار میں

از : فضل اللہ فارانی ۔ مکران

اس واقعہ کو علامہ قرطبی نے آیت ولا تلبسوا الحق بالباطل الخ کے تحت بیان فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ سلیمان بن عبدالملک مدینہ میں پہنچے۔ اور چند روز قیام کیا اور دریافت کیا کہ مدینہ طیبہ میں اب کوئی ایسا آدمی موجود ہے جس نے کسی صحابی کی صحبت پائی ہو۔ لوگوں نے بتلایا ہاں ابو حازم ایسے شخص ہیں۔ سلیمان نے اپنا آدمی بھیج کر ان کو بلوالیا جب وہ تشریف لائے۔ تو سلیمان نے کہا اے ابو حازم یہ کیا بیوفائی اور بے مروتی ہے۔

ابو حازم نے کہا کہ آپ نے میری کیا بے وفائی و بے مروتی دیکھی ہے۔؟ سلیمان نے کہا کہ مدینہ کے سب مشہور لوگ مجھے ملنے آئے آپ نہیں آئے۔۔۔ ابو حازم کہا۔ امیر المؤمنین میں آپ کو اللہ کی پناہ دیتا ہوں۔ اس سے کہ آپ کوئی ایسی بات کہیں جو واقعہ کے خلاف ہو آج سے پہلے نہ آپ مجھ سے واقف تھے اور نہ میں نے کبھی آپ کو دیکھا تھا۔ ایسے حالات میں خود ملاقات کے لئے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بے وفائی کیسی۔؟ سلیمان نے جواب سن کر ابن شہابؒ زھری اور حاضرین مجلس کی طرف التفات کیا تو امام زھری نے فرمایا کہ ابو حازم نے صحیح فرمایا آپ نے غلطی کی۔ اس کے بعد سلیمان نے روئے سخن بدل کر سوالات شروع کئے۔

سلیمان :۔ یہ کیا بات ہے کہ ہم موت سے گھبراتے ہیں !۔

ابو حازم :۔ یہ اس لئے کہ آپ نے اپنی آخرت کو ویران اور دنیا کو آباد کیا ہے۔ اس لئے آبادی سے ویرانہ میں جانا پسند نہیں۔ سلیمان نے تسلیم کیا۔

سلیمان :۔ کل اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کیسے ہوگی!

ابو حازم :۔ نیک عمل کرنے والا تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اسطرح جائے گا۔ جیسے کوئی مسافر سفر سے واپس اپنے گھروالوں کے پاس جاتا ہے اور برے عمل کرنے والا اس طرح پیش ہوگا۔ جیسا کوئی بھاگا ہوا غلام پکڑ کر آقا کے پاس حاضر کیا جائے۔ تو سلیمان یہ سنکر رو پڑے اور کہنے لگے کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے کیا صورت تجویز کر رکھی ہے ابو حازم نے فرمایا کہ اپنے اعمال کو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر پرکھو تو پتہ لگ جائیگا۔

سلیمان :۔ قرآن کی کس آیت سے پتہ لگے گا۔

ابو حازم :۔ اس آیت سے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم

سلیمان :۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت تو بڑی ہے۔ وہ بدکاروں پر بھی حاوی ہے۔

ابو حازم :۔ فرمایا۔ ان رحمت اللہ قریب من المحسنین

سلیمان :۔ اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ عزت والے کون ہیں؟

ابو حازم :۔ وہ لوگ جو مروت اور عقل سلیم رکھنے والے ہیں۔

سلیمان :۔ کون عمل سب سے افضل ہے!

ابو حازم :۔ فرائض و واجبات کی ادائیگی حرام چیزوں سے بچنے کے ساتھ۔

سلیمان :۔ کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔؟ ۔

ابو حازم :۔ کہ جس شخص پر احسان کیا گیا ہو اس کی دعا اپنے محسن کے لئے قرب الی القبول ہے۔

سلیمان :۔ صدقہ کون سا افضل ہے!

ابو حازم :۔ مصیبت زدہ سائل کے لئے باوجود اپنے افلاس کے جو کچھ ہو سکے اس طرح خرچ کرنا کہ نہ اس سے پہلے احسان جتائے اور نہ ٹال مٹول کر کے ایذا پہنچائے۔

سلیمان :۔ کلام سب سے کون سا افضل ہے۔!

ابو حازم :۔ جس شخص سے تم کو خوف ہو، یا جس سے تمہاری کوئی حاجت ہو اور امید وابستہ ہو اس کے سامنے بغیر کسی رورعایت کے حق بات کہہ دینا۔

سلیمان :۔ کون سا مسلمان سب سے زیادہ ہوشیار ہے!

ابو حازم :۔ وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے تحت کام کیا اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دی ہو۔

ابو حازم :۔ وہ آدمی جو اپنے کسی بھائی کی اس کے ظلم میں امداد کرے جس کا حاصل یہ ہوگا۔ کہ اس نے دوسرے کی دنیا درست کرنے کے لئے اپنا دین بیچ دیا! سلیمان نے کہا سچ فرمایا۔

سلیمان :۔ ہمارے بارے میں آپکی کیا رائے ہے۔

ابو حازم :۔ اس سوال سے معاف رکھیں تو بہتر ہے۔

سلیمان :۔ نہیں آپ ضرور کوئی نصیحت کا کلمہ کہیں۔

ابو حازم :۔ اے امیر المؤمنین تمہارے آباؤ اجداد نے بزور شمشیر لوگوں پر تسلط کیا۔ اور زبردستی ان کی مرضی کیخلاف ان پر حکومت قائم کی۔ اور بہت سے لوگوں کو قتل کیا۔ اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد وہ اس دنیا سے رخصت ہوگئے کاش! آپ کو معلوم ہوتا کہ اب وہ مرنے کے بعد کیا کہتے ہیں اور ان

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبرایف ۔ ۹۱ ۔ صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۔ ۲۷۵۵۲۳ ۔

کو کیا کہا جاتا ہے۔ حاشیہ نشینوں میں سے ایک شخص نے بادشاہ کے مزاج کے خلاف ابو حازم کی اس صاف گوئی کو سن کر کہا کہ ابو حازم تم نے یہ بات بہت بری کہی ہے ابو حازم نے فرمایا کہ تم غلط کہتے ہو۔ بری بات نہیں کی بلکہ وہ بات کہی جس کا ہمیں حکم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے علماء سے اس کا عہد لیا ہے کہ حق بات لوگوں کو بتلائیں گے۔ چھپائیں گے نہیں۔

دور حاضر کے علماء کو ابو حازم کی اس بات سے سبق سیکھنا چاہئے۔ کہ حق کو ہر وقت ہر مقام پر اور ہر ایک کے سامنے بیان کریں کسی سے خوف نہ کریں نہ کسی سے طمع کی امید کریں۔

سلیمان:۔ اچھا اب ہمارے درست ہونے کا طریقہ کیا ہے؟۔

ابو حازم:۔ تکبر چھوڑ دو، مروت اختیار کرو اور حقوق والوں کو ان کے حقوق انصاف کے ساتھ دو۔

سلیمان:۔ کیا ہو سکتا ہے کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں۔

ابو حازم:۔ خدا کی پناہ!

سلیمان:۔ کیوں!

ابو حازم:۔ اس لئے مجھے خطرہ ہے کہ میں تمہارے مال و دولت اور عزت و جاہ کی طرف مائل ہو جاؤں جس کے نتیجہ میں مجھے عذاب بھگتنا پڑے!

سلیمان:۔ اچھا آپ کی کوئی حاجت ہو تو بتلایئے ہم اس کو پورا کریں گے۔

ابو حازم:۔ ہاں ایک حاجت ہے کہ جہنم سے نجات دو اور جنت میں داخل کر دو۔

سلیمان:۔ یہ تو میرے اختیار میں نہیں۔

ابو حازم:۔ پھر مجھے آپ سے کوئی حاجت نہیں۔

سلیمان:۔ کہ اچھا میرے لئے دعا کیجئے۔

ابو حازم:۔ یا اللہ اگر سلیمان آپ کا پسندیدہ ہے تو اس کے لئے دنیا و آخرت کی بہتری کو آسان بنا دے اور اگر وہ آپ کا دشمن ہے تو اس کے بال پکڑ کر اپنی مرضی اور محبوب کاموں کی طرف لے آ۔

سلیمان:۔ مجھے کچھ وصیت فرما دیں۔

ابو حازم:۔ مختصر وصیت یہ ہے کہ اپنے رب کی عظمت و جلال اس درجہ رکھو کہ وہ تمہیں اس مقام پر نہ دیکھے

ضروریات دین میں سے کسی امر کا انکار کرنیوالے کی توبہ اسوقت تک معتبر نہ ہوگی جب تک وہ خاص اس عقیدے سے توبہ نہ کرے

فقہ حنفی کے مشہور عالم ابن عابدین شامی ردالمختار میں باب المرتد میں مرتد کے تحت لکھتے ہیں جو شخص ضروریات دین میں سے کسی امر مثلاً حرمت شراب کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہوا ہو اس کی توبہ کے معتبر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اس عقیدے (مثلاً حلت شراب) سے بے تعلقی (اور توبہ) کا بھی اعلان کرے (صرف کلمۂ شہادت "پڑھ لینا کافی نہیں ہوگا) اس لئے کہ یہ شخص کلمہ شہادت کہنے کے باوجود شراب کو حلال کہتا تھا (لہذا اس کے کفر و ارتداد کا ازالہ اس عقیدے سے توبہ کئے بغیر نہ ہوگا) جیسا کہ شوافع نے اس کی تصریح کی ہے اور (ہمارے نزدیک بھی) یہی ظاہر ہے (ج ۳ ص ۳۹۷)

جامع الفصولین (ص ۹۸ ج ۲) میں لکھا ہے۔ پھر اگر (توبہ کرنے والے) جب حسب عادت کلمہ شہادت زبان سے پڑھ لیا۔ تو اس سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ اس خاص کلمہ کفر سے توبہ نہ کرے۔ جو اس نے کہا تھا۔ (اور جس کی بناء پر وہ کافر ہوا) اس لئے کہ اس شخص کا کفر محض کلمۂ شہادت سے رفع نہ ہوگا۔

خوشخط:۔ اس طرح جو شخص مرزائی ہے۔ وہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوگا۔ جب تک مرزا غلام قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو کافر نہ کہے۔ مثلاً اگر کسی کنویں میں کتا گر کر مر جائے۔ تو کنواں اس وقت پاک نہ ہوگا جب تک کتا نہ نکالا جائے۔

جس سے منع کیا ہے اور اس مقام سے غیر حاضر پائے جس کی طرف آنے کا اس نے حکم دیا ہے۔

سلیمان جب اس مجلس سے فارغ ہوئے تو سو گنیاں بطور ہدیے کے ابو حازم کے پاس بھیجیں۔ ابو حازم نے ایک خط کے ساتھ ان کو واپس کر دیا خط میں لکھا تھا کہ اگر یہ سو دینار میرے کلمات کا معاوضہ ہے۔ میرے نزدیک خون اور خنزیر کا گوشت اس سے بہتر ہے اور اگر اس لئے ہیں کہ بیت المال میں میرا حق ہے تو مجھ جیسے ہزاروں علماء اور دین خدمت گار ہیں اگر سب کو آپ نے اتنا دیا ہے تو میں لے سکتا ہوں ورنہ مجھے ان کی ضرورت نہیں۔

(بقیہ) مچھلی هضم

اور اس میں تازہ مچھلی خصوصاً بہترین طریقہ پر پکا کر کھلائی۔ سرحدی لوگ دریا میں ننگے نہانے کے عادی ہو چکے تھے انہیں سید صاحب کے کارندوں نے اس رسم قبیح سے منع کیا مگر وہ نہ رکے۔ معاملہ قاضی محمد حبان تک پہنچا تو انہوں نے حکم فرمایا کہ اب جو شخص ننگا نہاتا ہوا پکڑا گیا تو اسے جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

اور کرنا خدا کا یہ ہوا کہ قاضی صاحب کا میزبان جس نے قاضی صاحب کو مچھلی پکا کر کھلائی تھی دوسرے یا تیسرے روز ننگا نہاتا ہوا پکڑا گیا مقدمہ قاضی صاحب کے روبرو پیش ہوا، جرم ثابت ہو گیا اور قاضی صاحب نے حسب ضابطہ جرمانہ کر دیا۔

اس نے جوش اور غصے کے عالم میں کہا:

"قاضی صاحب! جرمانہ تو کر دیا لیکن مچھلی میں نے کھلائی تھی وہ کسی طرح اب معاف نہیں کروں گا"۔

قاضی صاحب نے مسکرا کر فرمایا:

"مچھلی ہضم ہو چکی اب تمہاری معافی کی احتیاج ہی نہیں جو ضابطہ شرعی جاری ہوا وہ ٹل نہیں سکتا اور مچھلی کے بدلے میں کسی کی رعایت کا تو یہاں تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔

ماخذ: جماعت مجاہدین

تقویٰ

اصطلاح شریعت میں

از: محمد اقبال، حیدرآباد

گناہوں اور اللہ کی نافرمانیوں سے بچنے کا نام تقویٰ ہے

واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ مع المتقین (قرآن)

اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور جان لو اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔

تقویٰ کے لغوی معنی مطلق بچنے کے ہیں۔ لیکن اصطلاح شریعت میں گناہوں اور خدا کی نافرمانیوں سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ عام طور پر متقی اور پرہیزگار اسے کہا جاتا ہے جو بری باتوں سے اجتناب کرتا ہو۔ اسلامی عبادات نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ وغیرہ کا اولین مقصد تزکیہ نفس تربیت اخلاق و تقویٰ ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ غفلتوں سے دل کو محفوظ رکھنا خواہشات سے نفس کو باز رکھنا۔ لذتوں سے حلق کو بچانا۔ اور بری بری باتوں سے اعضا جسم کو الگ رکھنا تقویٰ ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ تقویٰ کی اصل ہے۔ شرک سے بچنا۔ پھر نافرمانیوں اور گناہوں سے بچنا ——— پھر ایسی چیزوں سے بچنا جن کا حلال اور حرام ہونا واضح نہ ہو۔ پھر تمام بیکار باتوں کو چھوڑ دینا۔

حضرت عمرؓ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے پوچھا "تقویٰ کیا ہے؟ انہوں نے کہا "کبھی کانٹے دار راستے میں آپ نے سفر کیا؟ فرمایا "ہاں" "تو کہا جیسے وہاں کپڑوں کو اور جسم کو کانٹوں سے بچاتے ہو۔ ایسے ہی گناہوں سے بال بال بچنے کا نام تقویٰ" ہے۔

"غنیتہ الطالبین" میں حضرت پیران پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تحریر فرماتے ہیں۔ تقویٰ کے معنی اور متقی کی حقیقت کے متعلق علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پورا تقویٰ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے۔

ترجمہ:۔ بلاشبہ اللہ حکم دیتا ہے۔ عدل کا احسان کا قرابت داروں کو دینے کا اور ممانعت فرماتا ہے۔ بے حیائی کی۔ نامعقول بات کی اور حد سے تجاوز کرنے کی (یعنی ظلم و زیادتی کرنے کی) وہ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ تم مان لو۔

"ابوتراب نے فرمایا: منزل تقویٰ سے پہلے پانچ گھاٹیاں ہیں۔ جو ان کو عبور نہیں کرتا۔ وہ منزل تقویٰ کو نہیں پا سکتا۔ (۱) نعمت پر فقر کو ترجیح (۲) موت کو زندگی پر ترجیح۔ (۳) تھوڑے اوقات رزق کو زیادہ پر ترجیح (۴) ذلت کو عزت پر ترجیح (۵) رنج کو راحت پر ترجیح۔

نصرآبادیؒ فرماتے ہیں۔ تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا بندہ ہر ایک سے اجتناب کرے۔ نیز تقویٰ کا پابند دنیا سے جدا ہو جانے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" بلاشبہ دار آخرت تقویٰ والوں کے لئے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں (سورۃ آل عمران) متقین کی مندرجہ ذیل خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔

(۱) خوشی ہو یا غمی وہ ہر حال میں اپنا مال اور اپنی قوت اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور تنگدستی میں بھی اپنا ہاتھ ہرگز نہیں روکتے۔

(۲) وہ غصہ کو پی جاتے ہیں۔ غصے سے مغلوب ہو کر نازیبا حرکات نہیں کرتے اور نہ ہی منہ سے واہی تباہی بکتے ہیں۔

(۳) وہ خطا کاروں کی خطائیں معاف کر دیتے ہیں اور عفو و کرم کے پیکر ہوتے ہیں۔

(۴) احسان کرنا ان کی فطرت میں داخل ہوتا ہے کیوں کہ محسنین اللہ کو یقیناً پسندیدہ ہوتے ہیں۔

(۵) اگر ان سے نادانستہ کوئی برائی سرزد ہو جائے یا کوئی کوتاہی کر بیٹھیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اور اس سے مغفرت و بخشش چاہتے ہیں۔

(۶) بھولے سے یا انجان پنے میں ان سے کوئی غلطی یا زیادتی ہو جائے۔ تو اس پر اصرار نہیں کرتے۔ بلکہ فوراً اپنی غلطی کو تسلیم کر لیتے ہیں۔

غرض یہ ہیں تقویٰ شعار لوگوں کے اوصاف اور ان لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر یہ ہے کہ ان کے لئے ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے۔ درگزر ہے۔ اور عفو و کرم کا بحر بے پایاں ہے۔ ان کے لئے ہمیشگی کے باغات ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور جنت اور اس کی ابدی نعمتیں ان ہی لوگوں کو حاصل ہوں گی۔

حج کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ تشریف لائے۔ اور آپؐ نے وہاں قیام کیا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو آپؐ نے قصوا (اپنی اونٹنی) لانے کا حکم فرمایا۔ اونٹنی تیار کر کے حاضر کی گئی۔ تو آپؐ (اس پر سوار ہو کر) بطن وادی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا وہ خطبہ (یعنی حجتہ الوداع) ارشاد فرمایا۔ جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے گئے۔

آپؐ نے خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے خطبے کی یوں ابتدا فرمائی۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے۔ کوئی اس کا ساجھی نہیں۔ خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس نے اپنے بندے (رسولؐ) کی مدد فرمائی اور اور تنہا اس کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا۔

لوگو! میری بات سنو۔ میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یکجا ہو سکیں گے۔ اور (غالباً اس سال کے بعد میں حج نہ کر سکوں گا) لوگو اللہ کا ارشاد ہے کہ "انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا ہے۔ کہ تم الگ الگ پہچانے جا سکو۔ تم میں زیادہ عزت و کرامت والا خدا کی نظروں میں وہی ہے۔ جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عرب کو عجمی پر فوقیت حاصل ہے۔ نہ کسی عجمی کو عرب پر۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا

کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

تقویٰ اسلام کا اصل الاصول ... فطرت صحیح کا تقاضا ہے۔ اس اصل سے خشیت الٰہی، محبت انسانی، محبت کائنات، طلب و جستجو، صداقت اور آرزوئے حسن و احسان کی شاخیں پھوٹتی ہیں۔ علاوہ بریں وہ علم و حکمت، رشد و ہدایت، عظمت و کامیابی اور قرب الٰہی حاصل کرنے کی ناگزیر پیش شرط ہے۔ انسان فطرتاً عبد ہے۔ اور عبودیت فطرت انسانی کا خاصہ ہے۔ اور عبودیت الٰہ کو چاہتی ہے۔ جو تنہا اللہ تعالیٰ ہے۔ تقویٰ سے آرزوئے الٰہ میں زندگی اور حرکت پیدا ہوتی ہے۔ تقویٰ مکارم اخلاق کا سرچشمہ ہے۔ اور انسان میں صفات الٰہی پیدا کرتا ہے۔ اور خودی کو اللہ کے رنگ میں رنگ دیتا ہے۔ اس اعتبار سے تقویٰ اور حسن خلق لازم و ملزوم ہیں۔

جسم کی طرح قلب کو بھی گوناگوں بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا نماز، تلاوت قرآن، ذکر و فکر، روزے اور اگر توفیق ہو تو حج عمرے نیز زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے ان کا مسلسل علاج کرتے رہنا چاہئے۔ نفاق، بخل، کسب حرام، فتنہ فساد، سود کاری، و استحصال۔ کاروباری بددیانتی، خیانت، دروغ گوئی، بہتان، غیبت، بدخلقی، منکرات، نیز اپنی خواہش کو اپنا الٰہ بنانے سے قلب کو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ جس طرح جسم کو بیماریوں سے محفوظ اور صحت مند اور توانا رکھنے کے لئے پاکیزگی ناگزیر ہے۔ اسی طرح قلب کو بیماریوں سے محفوظ اور صحت مند و توانا رکھنے کے لئے تقویٰ ضروری ہے۔

تقویٰ سے انسان بندۂ رحمان بن جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ اور دنیا سے بے رغبتی ہو جاتی ہے۔ تقویٰ آخرت اور دنیا دونوں زندگیوں کو سدھارنے کا واحد ذریعہ ہے۔ تقویٰ کے بغیر انسان انسان نہیں بن سکتا۔

ایک حسین و جمیل نوجوان جو حسن و شباب کے تقاضوں سے بھرپور زندگی کے دور سے گزر رہا ہے۔ اس کے سامنے وہ سب کچھ بے مانگے آ جاتا ہے۔ جو جوانی چاہتی ہے۔ اور جس کا حسن تقاضا کرتا ہے۔ ایک پیکر شباب نسوانی جمال حسن و رعنائی امنگ اور ہیجان کا آغوش کھولے ہوئے۔ اپنی عریاں کشش کے ساتھ اس کے سامنے ہے۔ اس کی تکمیل و تمنا کے بعد کسی دنیاوی خسارے کی بجائے ناز و نعمت اور دولت و ثروت کے خزانے اس کے قدموں پر نثار ہونے کو تیار ہیں۔ اگر وہ معشوقہ عشق باز کے ابھرتے ہوئے جذبات سے ذرا بھی بے اعتنائی کرتا ہے۔ تو قید و بند کے مصائب منہ کھولے ہوئے سامنے نظر آ رہے ہیں۔ لیکن تقویٰ اس کی جوانی کی ابلتی ہوئی خواہشات کے سرپٹ گھوڑے کو لگام دے دیتا ہے۔ وہ اسے آگے بڑھنے سے روک دیتا ہے۔

"رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ (یوسف) اے میرے پروردگار جس طرف مجھے دعوت دی جا رہی ہے۔ اس کے مقابلے میں قید و بند مجھے منظور ہے"۔

عشق و انتظار کا آغوش کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے۔ نشہ شوق کی متوالی آنکھوں کی چمک ماند پڑ جاتی ہے سفلی میلان پر غالب آنے کے لئے تقویٰ کی اشد ضرورت ہے۔

جب کسی قوم میں من حیث القوم تقویٰ کا رواج ہوا۔ وہ قوم اقوام عالم پر غالب آ گئی اس کی دنیا سدھر گئی۔ روحیں پاک ہو گئیں۔ اور آخرت کی بہترین تیاری ہو گئی۔ کوئی فرد اپنے اندر تقویٰ کی صفت پیدا کرلے۔ تو وہ اپنے ماحول سے اعلیٰ و افضل ہو جاتا ہے۔

عام طور پر متقی اور پرہیزگار اسے کہا جاتا ہے۔ جو بری باتوں سے اجتناب کرتا ہو۔ اسلامی عبادات نماز، روزہ، حج زکوٰۃ وغیرہ کا اولین مقصد تزکیہ نفس، تربیت اخلاق اور تقویٰ ہے۔

مجاہد نے بیان کیا کہ حضرت عثمانؓ بن عفان نے خطبہ دیا تو اپنے خطبہ میں فرمایا! اے ابن آدم! تو جان لے کہ موت کا ایسا فرشتہ جو تیرے اوپر مقرر کر دیا گیا ہے ایسا نہیں ہوتا کہ تجھے چھوڑ دے۔ اور تیرے غیر کی طرف چلا جائے جب سے کہ تو دنیا میں ہے اور گویا کہ وہ موت تیرے غیر کو چھوڑ کر تیری طرف آ گئی۔ اور تیرا ارادہ کیا ہے۔ لہٰذا تو اپنے تقویٰ کو اختیار کر اور اس کے لئے تیاری کر اور غفلت مت برت وہ تجھ سے غافل ہونے والی نہیں۔ اور اے ابن آدم! تو جان لے اگر تو نے اپنے نفس سے غفلت برتی اور تو نے تیاری نہیں کی۔ تو تیرے نفس کے لئے تیرا غیر تیاری نہیں کرے گا۔ اور اللہ سے ملنا ضروری ہے۔ لہٰذا تو اپنے نفس کے لئے عمل اختیار کر اور اپنے نفس کو اپنے غیر کے سپرد نہ کر۔ والسلام

حضرت کمیل بن زیادؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ بن ابی طالب کے ہمراہ نکلا۔ آپ قبرستان پہنچے تو قبروں کی طرف التفات کرکے آپ نے فرمایا: اے قبر والو! اے بلا والو! اے وحشت والو! تمہاری کیا خبر ہے؟ ہماری تو یہ خبر ہے مال تقسیم کئے گئے۔ اولاد یتیم ہوئیں۔ بیویوں نے خاوند اور خاوندوں نے بیویاں کرلیں۔ یہ خبر تو ہماری ہے۔ تمہاری کیا خبر ہے؟ پھر میری طرف حضرت علیؓ نے التفات کیا اور فرمایا اے کمیلؓ! اگر انہیں جواب کی اجازت ہوتی تو یہ کہتے بہترین توشہ تقویٰ ہے۔ اس کے بعد حضرت علیؓ روئے اور کہا اے کمیل! قبر عمل کا صندوق ہے۔ اور مرتے وقت تجھے یہ بات معلوم ہو جائے گی۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ بہ نسبت عمل کثیر کے عمل کی قبولیت کی طرف تقویٰ کے ذریعے سے زیادہ کوشش کرو۔ تقویٰ کے ہوتے ہوئے کوئی عمل قلیل نہیں ہے۔ اور وہ عمل قلیل ہی کیسے ہو سکتا ہے۔ جو قبول کیا جائے؟ عبد خیر فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا تقویٰ کے ہوتے ہوئے عمل قلیل نہیں۔ اور جب وہ قبول کیا جائے گا تو کیسے قلیل سمجھا جائے گا کوئی شخص اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ اپنی خواہشات پر قابو نہ پالے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم شریعت اسلامیہ کے احکام و فرامین پر عمل پیرا ہیں۔ تقویٰ کی نورانی چادر کو اوڑھنا بچھونا بنائیں۔ اور فلاح دارین حاصل کرکے دنیا سے سدھاریں۔

بقیہ: دجال قادیان مرزا قادیانی

پر دلیل ہے کہ خدا نے اپنے بندوں پر رحم کرکے اپنے مسیح کو بھیج دیا ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا کا وعدہ جھوٹا نکلے۔ (صفحہ ۱۸۶)

باقی آئندہ شمارے میں

عورت علامہ اقبال کی نظر میں

قمر حجازی ۔ اوکاڑہ

مفکر پاکستان حضرت علامہ اقبال عورت کو پردہ میں رہنے کی تلقین کرتے رہے ان کی تحریروں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ یہ چاہتے تھے کہ عورت چادر اور چاردیواری میں رہے۔ شمع محفل کی بجائے شمع خانہ بنے آپ نے ۲۱ مارچ ۱۹۳۰ء کو لاہور میں آل انڈیا کانفرنس کی صدارت کرتے وقت اپنے خطبہ میں فرمایا کہ مسلمان عورت کو بدستور اسی حد کے اندر رہنا چاہیے جو اسلام نے اس کے لئے مقرر کر دی ہے اور جو حد کہ اس کے لئے مقرر کی گئی ہے، اس کے لحاظ سے اس کی تعلیم ہونی چاہیے۔

ایک اور مقام پر علامہ اقبال نے فرمایا کہ مسلم خواتین کا کام گھر میں رہ کر صالح بنیادوں پر خاندانی نظام تعمیر کرنا ہے کہ اس طرح معاشرے میں اعتدال و سکون قائم رہ سکتا ہے اگر عورتوں کے اخلاق پسندیدہ ہوں۔ ان میں افکار، پاکیزگی قلب اور عفت نگاہ ملحوظ ہو تو وہ اولاد کی بہتر تربیت کر سکتی ہیں اگر قوم اس حقیقت سے غافل ہو جائے تو مغرب کی تقلید میں اس کی معاشرتی، عمرانی، اور اخلاقی زندگی تباہ ہو جائے گی۔ آپ نے ۷ جنوری ۱۹۲۹ء میں انجمن خواتین اسلام مدراس کے ایک جلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا میرا یہ عقیدہ رہا ہے کہ کسی قوم کی بہترین روایات کا تحفظ بہت حد تک اس قوم کی عورتیں ہی کر سکتی ہیں۔ اگرچہ انحطاط کے دور میں عورت کے حقوق سے بے پروائی ہوئی اور مسلمان مردوں نے عورتوں سے تغافل برتا لیکن اس تغافل کے باوجود عورت اپنا منصب اور فرائض پورے کرتی رہی۔

آپ نے ایک بار فرمایا کہ اس قوم پر کیا گذری اور آئندہ کیا گذرے گی صرف ماؤں کی پیشانی دیکھ کر بتایا جا سکتا ہے۔ اے مرد ہوشمند کسی قوم کی ترقی، عزت اور سرفرازی کا صحیح سبب سونا چاندی نہیں بلکہ اس کا اقبال تندرست و توانا روشن دماغ چست و چالاک بچوں سے بلند ہوتا ہے۔ مبارک ہیں وہ مائیں جو ایسی عمدہ صفات رکھنے والے بچے جنتی ہیں جن سے ہماری اخوت اور رابطہ ملی کو تقویت ملے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اگر عورت یہ چاہتی ہے کہ وہ ایک اچھی بیوی، بہن یا بیٹی بنے تو اسے نبی آخرالزمان کی چہیتی بیٹی فاطمۃ الزہرہؓ کی زندگی کی تقلید کرنا چاہیے۔ اگر تو مجھ درویش کی ایک نصیحت قبول کرے تو اگر ہزار امتیں مریں تو اس کی تعمیل کرکے نہیں مر سکتیں فاطمہؓ بنت رسول اللہ کا طریقہ زندگی اپنا اور اس زمانے کے خبیث اثرات سے محفوظ رہ تاکہ تو اپنی آغوش کو شبیرؓ جیسے فرزند سے زینت دے سکے۔

علامہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ ماں ایک ایسی رحمت ہے جس کو نبوت کے ساتھ نسبت ہے کہ اس کی آغوش رحمت میں نبیوں نے پرورش پائی۔ پیغمبروں کی سی شفقت رکھنے والی ہے اور آنے والی نسلوں کے کردار کی تشکیل کرتی ہے۔

روزگار فقیر جلد اوّل میں آپ کا یہ فرمودہ بھی تحریر ہے کہ جس قوم نے عورت کو زیادہ آزادی دی وہ کبھی نہ کبھی اپنی غلطی پر پشیمان ہوتی ہے عورت کا اصل مقام آئندہ نسل کی تربیت ہے۔ ٹائپسٹ یا کلرک بنا دینا نہ صرف قانون فطرت کی خلاف ورزی ہے بلکہ انسانی معاشرے کو درہم برہم کرنے کی افسوس ناک کوشش ہے۔

ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر کے اوراق گواہی دیتے ہیں کہ حضرت اقبال اس بات پر پختہ یقین رکھتے تھے کہ عورت کا یہ کمال نہیں کہ وہ علم و فضل میں ارسطو اور افلاطون بنے بلکہ اس کا اصل مقام یہ ہے کہ وہ ارسطو اور افلاطون پیدا کرے۔ آپ فرماتے ہیں۔ میں اس خیال سے لرزہ بر اندام ہو جاتا ہوں کہ عورتیں اپنی قوت لایموت کا خود بندوبست کریں اس طرز عمل سے نسائیت کا جوہر تباہ و برباد ہو جائے گا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ نصاب سے ایسا تمام مواد نکال دینا چاہیے جس میں عورت کو نسوانیت اور دین سے محروم کرنے کا میلان ہے۔

علامہ اقبال کہتے ہیں کہ میں عورت اور مرد کی مساوات کا مطلق حامی نہیں ہو سکتا۔ یہ ظاہر ہے کہ قدرت نے ان دونوں کو جدا جدا خدمتیں تفویض کی ہیں اور ان فرائض جداگانہ کی صحیح اور باقاعدہ انجام دہی خانوادہ انسانی کی صحت اور فلاح کے لئے ضروری ہے۔

پچھلے دنوں عورتوں کی ایک لیڈر مہناز رفیع نے کہا تھا کہ فحاشی ملا کے ذہن میں ہے عورتوں کے کھیل میں نہیں اس طرح انہوں نے سیف گیمز میں عورتوں کی شمولیت پر آمادگی ظاہر کی تھی ایسی آزاد خیال عورتوں کو کم از کم مفکر پاکستان اور نظریہ پاکستان کے خیالات عالیہ سے استفادہ کر لینا چاہیے تھا۔ کیونکہ وہ تو ملا نہیں تھے۔ وہ بھی عورتوں کو آزادی دینے کے حق میں نہیں۔ گانوں کی دھن پر رقصاں ماں کے بطن سے اداکار تو پیدا ہو سکتے ہیں۔ محمد بن قاسم یا محمود غزنوی نہیں۔ اس لئے ضروری ہے شاعر مشرق کے خیالات کی روشنی میں پاکستانی معاشرہ تشکیل دیا جائے۔

پچھلی صدی کے مصنفین

تحریر
علامہ طالوت ملتانیؒ

قاضی سید محمد حبان بہت بڑے عالم و فاضل اور خوش تقریر شخص تھے۔ سرحد آزاد کے رہنے والے تھے طبعاً انتہائی غیور واقع ہوئے تھے ان کی ذہانت و طباعی کے دور دور تک چرچے تھے۔ ابتدا میں کچھ کتابیں اپنے علاقہ کے علماء سے پڑھیں پھر ہندوستان چلے گئے اور وہاں جا کر تحصیل فارغ ہوئے۔ کچھ مدت تک کلکتہ کے کسی مدرسہ میں مدرس بھی رہے اور آخر میں اپنے وطن میں واپس آ کر خدمت علم و دین میں مصروف رہے۔

قاضی صاحب بھی دوسرے علمائے ظاہر کی طرح اہل تصوف سے دور دور رہتے مگر جب حضرت سید احمد بریلوی سرحد پہنچے اور ان کی نیکی و تقویٰ کے تذکرے ان کے کانوں تک پہنچے تو انہیں بھی شوق ہوا کہ سید صاحب کو دیکھا جائے۔ خصوصاً جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ علمائے ظاہر کا بھی سید صاحب کی طرف بہت رجوع ہے۔ اور حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب دہلوی اور مولانا عبدالحی وغیرہ بھی ان کے ساتھ ہیں تو وہ فوراً سید صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

آتے ہی انہوں نے آزاد لوگوں کی سی صاف گوئی سے کام لیا اور عرض کیا!

"میں آسودہ حال آدمی ہوں، روپیہ پیسہ خدا تعالیٰ نے بہت دے رکھا ہے کسی دنیوی چیز کی احتیاج نہیں نہ اقتدار کا خواں ہوں۔ صرف خدا کے لئے آیا ہوں۔ دل پر اثر ہوگا تو بیعت کروں گا۔ ورنہ واپس چلا جاؤں گا!"

سید صاحب یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا بیعت کیجئے اللہ تعالیٰ برکت دے گا۔ اگرچہ ان کی نیت نہیں تھی مگر طبیعت پر جبر کرکے بیعت کر ہی لی۔ بیعت کے بعد مراقبہ ہوا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد جب مراقبہ سے سر اٹھایا تو قاضی صاحب والہانہ انداز میں کہتے سنے گئے۔

"میں اندھا تھا۔ آنکھیں کھل گئیں کافر تھا مسلمان ہو گیا"

سید صاحب نے سنا تو مسکرا کر فرمایا۔ مولانا یوں نہ کہئے بلکہ یوں کہئے کہ:

"میں پہلے ہی سے مسلمان تھا اب ایمان ترقی کر گیا"

مولانا سید محمد حبان صاحب جو سرحد میں ایک خاص بارگاہ کے مالک تھے اب سید صاحب کے ادنیٰ خادم میں شمار ہونے لگے اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ایسی وابستگی اختیار کی کہ پھر آخری دم تک سید صاحب کا ساتھ نہ چھوڑا۔ سادات ستھانہ اور ارباب بہرام خاں تہکال کے سوا سرحد کے کسی شخص کو سید صاحب کی معیت میں عظمت و رفعت کا وہ مقام نصیب نہ ہوا جس پر قاضی محمد حبان فائز رہے۔ بیعت اقامت شریعت کے بعد سید صاحب نے انہیں اپنے زیر نگیں علاقہ کا قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) مقرر فرمایا۔ صلح و جنگ اور اصلاح و ارشاد کے سلسلے میں مختلف تدبیروں پر غور و خوض کے لئے جتنی مجلسیں منعقد ہوئیں۔ ان سب میں قاضی سید محمد حبان شریک ہوتے تھے۔

وہ جھگڑوں کو نمٹانے کے لئے علاقہ کا دورہ بھی کرتے رہتے تھے اور ہر جگہ خود جا کر وہاں کے معاملات کا فیصلہ کرتے تاکہ لوگوں کا از راہ انصاف حاصل کرنے میں سہولت رہے۔ دورے کے سلسلہ میں قاضی صاحب کھیل کے علاقہ میں پہنچے تو وہاں ایک شخص نے تواضعاً قاضی صاحب کی دعوت کی

باقی صفحہ ⑨ پر ملاحظہ فرمائیں

وقت کی پکار

ڈاکٹر غلام محمد
گوجرانوالہ

① پوری قوم سربسجود ہو کر اللہ رب العزت سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔

② حکمران نشہ اقتدار میں بدمست ہو کر احکام خداوندی اور فرمان نبویؐ سے بغاوت اختیار کر چکے ہیں۔ مثلاً شرعی سزاؤں کو ظالمانہ و وحشیانہ کہہ کر اسلام کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔

③ مذہبی راہنماؤں، قومی لیڈروں اور عوامی نمائندوں نے دنیاوی جاہ و حشمت اور ذاتی مفاد کی خاطر ضمیر فروشی اور فریب کاری کو مشغلہ بنالیا ہے۔

④ منصفوں نے عدل و انصاف کو پس پشت ڈال کر انسانی خون کی سودے بازی اور فیصلے فروخت کرنے کا کاروبار شروع کر رکھا ہے۔

⑤ تاجر اور مالداروں نے راتوں رات کروڑپتی اور ارب پتی بننے کے لئے منافع خوری، ذخیرہ اندوزی اور ملاوٹ کو بطور پیشہ اپنا لیا ہے۔

⑥ عورتوں نے بے پردگی، عریانی اور بے حیائی مردوں سے برابری اور آوارگی کو آزادی کی راہ قرار دے دیا ہے۔

⑦ گاڑیوں، بحری جہازوں اور ہوائی جہازوں کے علاوہ عام محفلوں میں راگ و سرود اور شراب و شباب کی بہتات اور نشریاتی اداروں کے ذریعے فحاشی کو عام کیا جا رہا ہے۔

⑧ قتل و غارت، چوری ڈاکے اور سینہ زوری کے علاوہ ملکی و قلبی املاک کی تباہی ناموری کا ذریعہ ہے۔

⑨ بیماروں، بے روزگاروں، قرضداروں، غریبوں، مسکینوں اور رفاہی اداروں کی مدد فضول اور اہم شخصیات کو بھاری رقوم محض شہرت اور مفاد کے لئے دینا عبادت شمار کیا جاتا ہے۔

⑩ مسجدوں اور خانقاہوں کو تبلیغ دین کی بجائے ذریعہ معاش اور حصول زر کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

عدل کے نام پر ظلم، خیر کے نام پر شر، خدمت کے نام پر حکومت، اسلام کے نام پر کفر، جہاد کی جگہ فساد، اور عورتوں کو امور مملکت سپرد کر کے عذاب الٰہی کو دعوت دی جا رہی ہے۔ اور ہمارا قلم نے لوٹنا شروع کر رکھا ہے۔ ہم مسلمان ہونے کے ناطے ذرا غور کریں کہ ہم عذاب الٰہی سے بچ سکتے ہیں! نہیں ہرگز نہیں تو پھر آئیے ہم سب مسلمان اللہ تعالیٰ سے اجتماعی طور پر اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے جھٹکے کسی بڑے عذاب کی دلیل ہیں۔ اللہ ہم سب کو توبہ کی توفیق بخشے۔ (آمین ثم آمین)

صحابہ کرامؓ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از — مولانا عبدالسلام ندوی

اطاعت رسولؐ

صحابہ کرامؓ جس طوع و رضا کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے تھے۔ اس کے متعلق احادیث میں نہایت کثرت سے واقعات مذکور ہیں، ذیل کے چند واقعات سے ان کا اندازہ ہوگا۔

ایک بار حضرت زینبؓ اپنے کپڑے رنگوا رہی تھیں آپ گھر میں آئے تو الٹے پاؤں واپس گئے آپ نے اگرچہ منہ سے کچھ نہیں فرمایا تھا۔ تاہم حضرت زینبؓ آپ کی نگاہ عتاب کو تاڑ گئیں۔ اور تمام کپڑوں کے رنگ کو دھو ڈالا۔

آپ نے ایک صحابی کو ایک رنگین چادر اوڑھے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ کیا ہے؟'' وہ فوراً سمجھ گئے کہ آپ نے ناپسند فرمایا ہے۔ فوراً گھر میں آئے اور اس کو چولہے میں ڈال دیا۔

حضرت خریم اسدیؓ ایک صحابی تھے۔ جو نیچا تہبند باندھتے تھے۔ اور لمبے لمبے بال رکھتے تھے ایک روز آپؐ نے فرمایا، خریم اسدی کتنا اچھا آدمی تھا، اگر لمبے بال نہ رکھتا اور نیچا تہبند نہ باندھتا، ان کو معلوم ہوا تو فوراً قینچی منگائی اس سے بال کتر لئے اور تہبند اونچا کر لیا۔

بیوی سب کو عزیز ہے لیکن جب آپ نے تخلف غزوۂ تبوک کی بناء پر تمام مسلمانوں کو حضرت کعب بن مالکؓ سے قطع تعلق کر لینے کا حکم دیا، اور اخیر میں ان کو بیوی سے بھی علیحدگی اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی تو بولے'' طلاق دے دوں یا اور کچھ''، لیکن آپ کے قاصد نے کہا'' صرف علیحدگی مقصود ہے، چنانچہ انہوں نے بیوی کو میکے بھیج دیا۔

شادی بیاہ کا معاملہ نہایت نازک ہوتا ہے۔ لیکن صحابۂ کرام کو اطاعت رسولؐ نے ان معاملات میں غور و فکر کرنے سے بے نیاز کر دیا تھا، حضرت ربیعہ سلمیؓ ایک نہایت مفلس صحابی تھے۔ ایک بار آپؐ نے ان کو نکاح کرنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ'' جاؤ انصار کے فلاں قبیلہ میں نکاح کر لو'' وہ آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارے ہاں نکاح کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ سب نے ان کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ناکامیاب نہیں جا سکتا۔'' چنانچہ فوراً انہوں نے اس کی تعمیل کی۔

پابندی احکام رسولؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو احکام وقتی ہوتے تھے۔ صحابہ کرام فوراً ان کی تعمیل کرتے تھے۔ اور جو دائمی ہوتے تھے ان کے ہمیشہ پابند رہتے تھے، اور ان کے خلاف کبھی ان سے کوئی حرکت صادر نہیں ہوتی تھی۔

آپؐ کے زمانہ میں عورتیں بھی پابند شریک جماعت ہوتی تھیں اس حالت میں اقتضائے کمال عفت و عصمت یہ تھا کہ ان کے لئے مسجد کا ایک دروازہ مخصوص کر دیا جائے۔ اس بناء پر آپؐ نے ایک روز ارشاد فرمایا:

لو ترکنا ھذا الباب للنساء

کاش ہم یہ دروازہ صرف عورتوں کے لئے چھوڑ دیتے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس شدت کے ساتھ اس کی پابندی کی کہ تا دم مرگ اس دروازے سے اس مسجد میں داخل نہیں ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔

من زار قوماً فلا یؤمھم ولیؤمھم رجل منھم

جو شخص کسی قوم کے یہاں جائے۔ وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ خود اسی قوم کا کوئی شخص ان کی امامت کرے۔

ایک بار حضرت مالک بن حویرثؓ ایک قوم کی مسجد میں آئے لوگوں نے امامت کی درخواست کی، تو انہوں نے انکار کر دیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

ایک بار حضرت ابو سعید خدریؓ نماز پڑھ رہے تھے ایک قریشی نوجوان سامنے سے گزرا۔ انہوں نے اس کو دھکیل دیا وہ باز نہ آیا۔ پھر دھکیلا، وہ نہ رکا تیسری بار پھر دھکیلا، نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ'' نماز کو اگرچہ کوئی چیز توڑ نہیں سکتی۔ تاہم اگر کوئی چیز سامنے آجائے تو جہاں تک ممکن ہو اس کو دفع کرو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

ایک بار آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے غسل جنابت میں ایک بال کو بھی خشک چھوڑ دیا۔ اس پر دوزخ میں یہ عذاب ہوگا۔'' حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس پر جس شدت سے عمل کیا، اس کو خود انہوں نے بیان کیا ہے:

فمن ثم عادیت رأسی فمن ثم عادیت رأسی

یعنی اسی دن سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی (یعنی بال برابر ترشواتے رہے۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کے علاوہ اور اعزہ کے ماتم کے لئے صرف تین دن مقرر فرمائے تھے۔ صحابیات نے اس کی اس شدت کے ساتھ پابندی کی کہ جب حضرت زینبؓ بنت جحشؓ کے بھائی کا انتقال ہوگیا (تو غالباً چوتھے دن) انہوں نے خوشبو لگائی۔ اور کہا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی، لیکن میں نے آپ سے منبر پر سنا ہے کہ کسی مسلمان عورت کو شوہر کے سوا تین دن سے زیادہ کسی کا ماتم نہیں کرنا چاہئے۔ اسی لئے یہ اس حکم کی تعمیل تھی۔''

جب حضرت ام حبیبہؓ کے والد نے انتقال کیا تو انہوں نے تین روز کے بعد اپنے رخساروں پر خوشبو ملی۔ اور کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہ تھی۔ مگر صرف اس حکم کی تعمیل مقصود تھی۔

پہلے یہ دستور تھا کہ جب صحابہ کرامؓ سفر جہاد میں منزل پر قیام فرماتے تھے تو ادھر ادھر پھیل جاتے تھے، ایک بار آپؐ نے فرمایا کہ'' یہ تفریق و تشتت شیطان کا کام ہے۔'' اس کے بعد صحابہ کرامؓ نے اس کی اس شدت کے ساتھ پابندی کی کہ جب منزل پر اترتے تھے تو اس قدر سمٹ جاتے تھے کہ اگر

ایک چادر تان دی جاتی تو سب کے سب اس کے نیچے آجاتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کے متعلق جو احکام جاری فرمائے تھے۔ ان میں ایک یہ تھا۔

لا یبیع حاضر لباد

(شہری آدمی بدوؤں کا مال نہ بکوائے یعنی اس کا دلال نہ بنے)

ایک بار ایک بدو کچھ مال لے کر آیا تو حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کے یہاں اترا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ "میں خود تو تمہارا سودا نہیں بکوا سکتا۔ البتہ بازار میں جاؤ، بائع کی تلاش کرو میں صرف مشورہ دے دوں گا۔"

حضرت حذیفہؓ کے سامنے مدائن کے ایک رئیس نے چاندی کے ایک برتن میں پانی پیش کیا۔ انہوں نے اس کو اٹھا کر پھینک دیا۔ اور فرمایا کہ میں نے اس کو منع کیا تھا۔ یہ باز نہ آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یمن کی گورنری پر حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو روانہ فرمایا۔ ان کے بعد حضرت معاذ بن جبلؓ آئے تو حضرت معاذ بن جبلؓ آئے تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے سامنے ایک مجرم کو دیکھا، حضرت ابوموسیٰؓ نے سواری سے اترنے کے لئے کہا۔ لیکن انہوں نے مجرم کی طرف اشارہ کر کے پوچھا یہ کون ہے؟ بولے یہودی تھا۔ اسلام لا کر مرتد ہو گیا۔ فرمایا "جب تک خدا اور اس کے رسولؐ کے حکم کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے گا۔ میں چین سے نہیں بیٹھوں گا۔" انہوں نے بیٹھنے پر اصرار کیا لیکن ان کا یہی جواب تھا، چنانچہ جب وہ قتل ہو چکا تو سواری سے اترے۔

ایک بار حضرت ابوبکرہؓ مجلس میں آئے۔ ایک شخص نے تعظیماً ان کے لئے اپنی جگہ خالی کر دی۔ تو انہوں نے اس کی جگہ بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

ایک بار حضرت عائشہؓ کے پاس ایک سائل آیا، انہوں نے اس کو روٹی کا ٹکڑا دے دیا۔ پھر اس کے بعد ایک خوش پوش شخص آیا تو انہوں نے اس کو بٹھا کر کھانا کھلایا، لوگوں نے اس تفریق پر اعتراض کیا تو بولیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

انزلوا الناس منازلھم

ہر شخص سے اس کی منزل کے مطابق برتاؤ کرو۔

ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسجد سے گذر رہے تھے دیکھا کہ عورتیں اور مرد راستے میں مل جل کر چل رہے ہیں۔ عورتوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا "پیچھے رہو، تم وسط راستے نہیں گذر سکتیں۔" اس کے بعد یہ حال ہو گیا کہ عورتیں اس قدر گلی کی دیواروں کے کناروں سے چلتی تھیں۔ کہ ان کے کپڑے دیواروں سے الجھ جاتے تھے۔"

حضرت علد بن اسلمؓ نہایت کبیرالسن صحابی تھے، لیکن جب بازار سے پلٹ کر گھر آتے۔ اور چادر اتارنے کے بعد یاد آتا کہ انہوں نے مسجد نبویؐ میں نماز نہیں پڑھی تو کہتے خدا کی قسم میں نے مسجد رسول اللہ میں نماز نہیں پڑھی، حالانکہ آپؐ نے ہم سے فرمایا تھا کہ جو شخص مدینہ میں آئے تو جب تک اس مسجد میں دو رکعت نماز نہ پڑھ لے گھر کو واپس نہ جاوے یہ کہہ کر چادر اوڑھتے اور مسجد نبویؐ میں دو رکعت نماز پڑھ کر گھر واپس آتے۔

غزوۂ احزاب میں آپؐ نے حضرت حذیفہؓ کو حکم دیا کہ کفار کی خبر لائیں۔ لیکن ان سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں۔ وہ آئے تو دیکھا کہ ابوسفیان آگ تاپ رہے ہیں، کمان میں تیر جوڑ لیا، اور نشانہ لگانا چاہا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یاد آ گیا۔ اور رک گئے۔

جو صحابہؓ رافع بن ابی الحقیق یہودی کے قتل کرنے کے لئے گئے تھے۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ اس کے بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کریں۔ ان لوگوں نے اس شدت کے ساتھ اس حکم کی پابندی کی۔ کہ ابن ابی الحقیق کی عورت نے باوجودیکہ اس قدر شور کیا کہ قریب تھا کہ ان کا راز فاش ہو جاتا، لیکن ان لوگوں نے صرف آپؐ کے حکم کی بناء پر اس پر ہاتھ اٹھانا پسند نہ کیا۔

ادب حرم نبویؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے صحابہؓ کرام ازواج مطہرات کا اس قدر ادب کرتے تھے۔ کہ جب آپؐ کی ایک حرم محترم نے انتقال کیا تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ سجدے میں گر پڑے، لوگوں نے کہا "آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں؟" بولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب قیامت کی کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کر لیا کرو، پھر ازواج مطہرات کی موت سے بڑھ کر قیامت کی کونسی نشانی ہو گی۔

مقام سرف میں حضرت میمونہؓ کا جنازہ اٹھایا گیا، تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ بھی ساتھ تھے۔ بولے "یہ میمونہؓ ہیں۔ ان کا جنازہ اٹھاؤ۔ تو مطلق حرکت و جنبش نہ دو۔"

بعض صحابہؓ عزت و محبت کی وجہ سے ازواج مطہرات پر اپنی جائیدادیں وقف کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف نے ازواج مطہراتؓ کو ایک جائیداد دی تھی۔ جو ۴۰ ہزار پر فروخت کی گئی۔ اور ایک باغ بھی وقف کیا تھا۔ جو چار لاکھ پر فروخت کیا گیا۔

خلفاء ازواج مطہراتؓ کے ادب و احترام کا اس قدر لحاظ رکھتے تھے۔ کہ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں ازواج مطہرات کی تعداد کے لحاظ سے ۹ پیالے تیار کرائے تھے۔ جب ان کے پاس میوہ اور کوئی عمدہ چیز آتی تو ان پیالوں میں تقسیم کر کے تمام ازواج مطہرات کو بھیجتے تھے۔

۲۳ھ میں جب حضرت عمرؓ نے حج کیا تو ازواج مطہرات کو نہایت ادب و احترام کے ساتھ ہمراہ لے گئے۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کو سواریوں کے ساتھ کر دیا تھا۔ یہ لوگ آگے پیچھے چلتے تھے۔ اور کسی کو سواریوں کے قریب آنے نہیں دیتے تھے۔ ازواج مطہرات منزل پر اترتی تھیں۔ تو خود حضرت عمرؓ کے ساتھ قیام کرتی تھیں، حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف کسی کو قیام گاہ کے قریب آنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

سخت دلی کا نسخہ

حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے شکایت کی کہ میرا دل سخت ہے کوئی تدبیر بتائیں کہ نرم ہو جائے۔ فرمایا کہ موت کو یاد کیا کرو دل نرم ہو جائے گا۔ اس نے ایسا ہی کیا اور نرم دل ہو گئی پھر وہ حضرت عائشہؓ کا شکریہ ادا کرنے آئی۔

محبان اہل بیت کہاں ہیں؟

از
حافظ غلام حسین
کلیالوی

فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا قادیانی جہنم مکانی نسل شیطانی نے اشارہ فرنگی پر ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا پھر اسی پر اکتفا نہ کیا۔ بلکہ قادیان کے اس دجال انگریز کے دسترخوان کے ٹکڑوں پر پلنے والے اس جہنمی کتے نے اسلام کی مقدس شخصیات کے متعلق وہ توہین آمیز کلمات بکے کہ پڑھ کر اور سن کر دماغ کی شریانیں پھٹنے لگ جاتی ہیں۔ آنکھیں خون کے آنسو رو نے لگتی ہیں۔ کلیجہ منہ کو آتا ہے، خون رگوں میں گردش کرنے لگتا ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کی ناپاک ذریت کے زہر آلودہ قلم سے دیکھے تو کوئی مقدس ہستی محفوظ نہیں۔ خداوند قدوس کی ذات سے لیکر انبیاء اولیاء صلحاء حتی کہ ادنیٰ مسلمان تک کوئی ایسی ذات نہیں جس کو ان کی بچھو نما زبانیں نیش زنی نہ کرتی ہوں۔ لیکن زیر نظر مضمون میں صرف ان کی اہلبیت اطہار کی شان میں کی گئی گستاخیوں کی نشاندہی کی جائے گی۔ قادیانیوں کی کفریہ تحریریں نقل کرتے ہوئے ہاتھ ڈگمگانے لگتا ہے۔ قلم ٹوٹنے لگتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ لیکن وقت پکار پکار کر کہتا ہے۔ کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں دیوانوں کو بتا دو کہ کفر وارتداد کے بچھو کس طرح نیش زنی کرتے ہیں۔ لہٰذا کلیجہ تھام کر لکھ رہا ہوں۔ دل پر ہاتھ رکھ کر استغفر اللہ پڑھتے ہوئے ملاحظہ فرمایئے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں قادیانیوں کی گستاخیاں

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی الہام سمجھ نہ آئے۔ آپؐ سے کئی غلطیاں ہوئیں۔ کئی الہام سمجھ نہ آئے۔ (معاذ اللہ) ازالہ اوہام طبع لاہور ۲/۳۶۳

دوسری گستاخی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں۔ (معاذ اللہ) تحفہ گولڑویہ ص ۴۰ مصنفہ مرزا قادیانی میرے نشانات (معجزات) کی تعداد دس لاکھ ہے۔ (معاذ اللہ) نصرۃ الحق ص۵۶ مصنفہ مرزا قادیانی

تیسری گستاخی

ایسے موقعہ پر مسلمان معراج پیش کرتے ہیں۔ حضرت اقدس (مرزا ملعون) نے فرمایا کہ معراج جس وجود سے ہوا۔ وہ گلنے سڑنے والا وجود نہ تھا۔ (معاذ اللہ) ملفوظات احمدیہ جلد نہم ص۲۵۹

چوتھی گستاخی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھالیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا۔ کہ اس میں سور کی چربی پڑتی ہے۔ (معاذ اللہ مرزا قادیانی کا مکتوب مندرجہ الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء

پانچویں گستاخی

یہ بالکل درست بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے۔ اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (معاذ اللہ) اخبار الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء

چھٹی گستاخی

حضرت مسیح موعود (مرزا کانا) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا۔ (معاذ اللہ)

ساتویں گستاخی

اس (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔ اور میرے لئے چاند و سورج دونوں کا (العیاذ باللہ) اعجاز احمدی ص۷۱ (مصنفہ مرزا قادیانی) یعنی قادیانیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو رحمۃ للعالمین ہیں۔ راحۃ العاشقین ہیں۔ انیس الغریبین ہیں شفیع المذنبین ہیں۔

جو سراپا معجزہ بن کر آئے جن کی ادنیٰ سی بے ادبی موجب کفر ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی خاطر اللہ تبارک و تعالیٰ نے سارا جہان بنایا۔ اگر آپ نہ ہوتے تو کائنات کا وجود بھی نہ ہوتا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ بھی نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ بھی نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے متعلق قرآن اعلان کرتا ہے۔

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم۔

بیشک تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول تشریف لائے تمہارا مشقت میں پڑنا ان پر گراں گذرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے چاہنے والے مومنوں پر رحم کرنے والے مہربان ہیں۔ تمہاری تکلیف وہ برداشت نہیں کرسکتے۔ تکلیف تمہیں ہوتی ہے۔ اور بے چین وہ ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے کسی رشتہ کو کسی رشتے سے اتنی محبت نہیں جتنی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت سے ہے۔ ماں باپ بھی قیامت کے دن چھوڑ جائیں گے ایسا شفیق و کریم نبی کسی امت کو نہیں ملا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس امت کو بھی شفیق نبی کے احسانات کا شکریہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قادیانیوں کی حضرت علیؓ کی شان میں گستاخیاں

پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت کی بات کرلو۔ ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے۔ تم اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔ (معاذ اللہ) ملفوظات احمدیہ جلد نمبر ۱ ص ۱۳۔ علی المرتضیٰ وہ شخصیت ہیں جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

انت منی وانا منک

اے علیؓ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

اور فرمایا سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ سوائے مومن کے کوئی علیؓ سے محبت نہیں کر سکتا۔ اور سوائے منافق کے کوئی علیؓ سے بغض نہیں رکھ سکتا۔ (ترمذی شریف)

معلوم ہوا حضرت علیؓ کی محبت ایمان کی علامت ہے۔ اور آپ کی عداوت منافقت کی علامت ہے۔

قادیانیوں کی حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی شانِ مبارک میں گستاخی!

حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ تم مجھ سے ہو (العیاذ باللہ) (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ ص۱۱ مصنفہ مرزا ملعون)

ہائے وہ فاطمہؓ جن کے متعلق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا اغضبنی (الحدیث)

بخاری شریف ص۵۲۶۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اس کو ناراض کیا۔ اس نے مجھے ناراض کیا۔ وہ فاطمہ جنہوں نے وصال کے وقت وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ رات کے اندھیرے میں اٹھایا جائے۔ حالانکہ زندگی میں مجھے کسی غیر محرم آنکھ نے نہیں دیکھا تھا۔ میرے جنازے پر بھی کسی غیر محرم کی نظر نہ پڑے۔ جن کے پل صراط سے گذرنے کے وقت یہ اعلان کیا جائے گا۔ اے اہل محشر! نگاہیں نیچی کرلو فاطمۃ الزہرہ پل صراط سے گذر رہی ہیں۔ خدا نے آپ کو اتنا پردہ دیا کہ فرشتے بھی آپ کو نہ دیکھ سکیں۔ لیکن قادیان کے حرام زادے کے زہر آلود قلم نے امام الانبیاءؐ کی لاڈلی بیٹی کا کچھ لحاظ نہ کیا

قادیانیوں کی حضرات حسنینؓ کریمین کی شان میں گستاخیاں

اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن وامام حسین رضی اللہ عنہما سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں ہاں سمجھا (نعوذ باللہ) (اعجاز احمدی ص۵۲ مصنفہ مرزا قادیانی)۔

دوسری گستاخی

کربلائیست سیر ہر آنم۔ صد حسین است در گریبانم۔

کربلا میرے ہر روز کی سیر ہے۔ سینکڑوں حسین میرے گریبان میں ہیں۔ (معاذ اللہ) نزول مسیح ص۹۹

تیسری گستاخی

میں (مرزا) خدا کا کشتہ ہوں۔ اور تمہارا حسینؓ دشمنوں کا کشتہ ہے۔ (معاذ اللہ) (اعجاز احمدی ص۸۱ مصنفہ مرزا قادیانی)

چوتھی گستاخی

اے قوم شیعہ! تو اس بات پر اصرار مت کر کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) ہے جو اس حسین (رضی) سے بڑھا ہوا ہے۔ دافع البلاء ص۱۳ (العیاذ باللہ) (مصنفہ مرزا قادیانی)

پانچویں گستاخی

تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور تمہارا وِرد صرف حسین (رضی) ہے پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔ (العیاذ باللہ) (اعجاز احمدی ص۸۲ مصنفہ مرزا قادیانی) حضرت امام حسن و حسینؓ کی شان حدیث کی رو سے ملاحظہ فرمائیے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان الحسن والحسین سید اشباب اھل الجنۃ

حسن اور حسین دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ ترمذی شریف جلد دوم ص۲۴۳ کہیں فرمایا

الحسن والحسین ھما ریحانی من الدنیا

ترمذی شریف ج ۲ ص۲۱۸ حسن اور حسین دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں۔

حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسیناً۔ (ترمذی شریف ج ۲ ص۲۲۲)

حسین مجھ سے ہیں۔ اور میں حسین سے ہوں۔ اور اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔ جو حسین سے محبت کرتا ہے" رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرماتے ہیں۔

اللھم انی احبھما فاحبھما واحب من یحبھما۔

اے اللہ میں حسینؓ و حسنؓ سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔ اور جو ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔

یہ ہے شانِ اہل بیت قرآن و حدیث کی رو سے لیکن قادیانیوں نے جو اسلام اور اہل اسلام کے ازلی دشمن ہیں مسلمانوں کا رشتہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھرانے سے توڑنے کے لئے کس قدر دیدہ دلیری کا مظاہرہ کیا ہے۔ اہل بیت اطہار پر کس طرح رکیک حملے کئے ہیں۔ لیکن ہم مسلمان جو اپنے کو شمع ختم نبوت کے پروانے کہلاتے ہیں۔ محبان اہل بیت کہلاتے ہیں لیکن ختم نبوت کے ان ڈاکوؤں کے ساتھ اہل بیت کے دشمن قادیانیوں کے ساتھ ہمارے دوستانہ تعلقات ہیں۔ ہم ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ ان کی محفلوں میں شریک ہوتے ہیں۔ ان کو گلے لگاتے ہیں۔ اور بعض ہمارے مسلمان بھائیوں کے دلوں سے دینی غیرت و حمیت اس قدر مٹ چکی ہے۔ کہ ان کی بیٹیاں قادیانیوں کے گھروں میں بیاہی ہوئی ہیں۔ اور بعض نے قادیانی عورتوں سے شادیاں رچا رکھی ہیں۔

مسلمانو! یاد رکھو کوئی ہمارا رشتہ دار ہو، باپ ہو، بھائی ہو، بیٹا ہو، جو محمدؐ کا نہیں وہ ہمارا بھی نہیں ہے۔ لیکن دنیا کے کسی کونے میں رہتا ہو، کسی بھی قبیلے اور خاندان سے تعلق رکھتا ہو، جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک کا غلام ہے وہ ہمارے سر کا تاج ہیں۔ جو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کا دشمن ہے۔ وہ ہمارے پاؤں کی ٹھوکر ہے۔ قادیانی خاندان نبوت کے دشمن ہیں۔ ان کا ٹکراؤ براہ راست سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کے ساتھ ہے۔ لیکن اے مسلمان!

ختم نبوت کے ان لٹیروں کے ساتھ اہل بیت کے ان غداروں کے ساتھ کھاتے پیتے وقت ان کی محفلوں میں شریک ہوتے وقت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ان باغیوں کو سینے سے لگا کر اظہار محبت کرتے وقت تیرا ضمیر تجھے ملامت نہیں کرتا۔ تیری غیرت کو جوش نہیں آتا۔ تجھے اپنے نبی سے حیا نہیں آتی۔ ارے تجھے فاطمۃ الزہرہ سے شرم نہیں آتی۔ تجھے امام حسین کی عظمت کا کچھ لحاظ نہیں۔ ارے تو علی مرتضیٰ کو کچھ اہمیت نہیں دیتا۔ مگر تو اپنے نبی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نور نظر لخت جگر فاطمۃ الزہراؓ کو اپنی عزت سے مقدم سمجھتا ہے۔

تو ان کے دشمن اور گستاخ قادیانیوں کو دیکھ کر آگ بگولہ ہو جاتا تیری آنکھیں سرخ ہو جاتی۔ تیرے لبوں پہ تبسم نہ آتا۔ لیکن خاندان نبوت کے یہ دشمن اور گستاخ قادیانی تیرے سامنے دندناتے پھرتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر تیری کیفیت نہیں بدلتی، تیرے ماتھے پر شکن تک نہیں آتی۔ تونے کبھی سوچا ہے، تونے کبھی غور کیا ہے؟ تیرے سامنے کس کے گھر کی کھیتی اجاڑی جا رہی ہے۔ کس کے باغ کے پھول توڑے جا رہے ہیں؟ کس کے جگر کے ٹکڑوں پر کاری ضربیں لگائی جا رہی ہیں؟ کس کے دل کو دکھایا جا رہا ہے؟ کس کی روح کو تڑپایا جا رہا ہے؟ کیا فاطمۃ الزہرا کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جگر کا ٹکڑا نہیں فرمایا؟ کیا حسنؓ و حسینؓ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کے پھول نہیں ہیں؟ کیا ان کا دل دکھانے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دل نہیں دکھتا؟ کیا اہل بیت کی شان میں کی گئی گستاخیوں سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح انور تڑپتی نہیں ہے؟ کیا گنبد خضرا سے یہ صدا نہیں آ رہی کہ اے میرے پروانو! کہاں ہو؟ میری عزت کے تحفظ کی خاطر ظلم و ستم سہنے والے بلالؓ وخبیبؓ جیسے متانو! کہاں ہو؟ اے محبان اہل بیت تم کہاں ہو؟ کیا آج تم میں سے کوئی نہیں جو میرے اہل بیت کے خلاف استعمال ہونے والی زبان کو کاٹ کر رکھ دے۔ میرے اور میرے اہلبیت کی شان میں کی گئی گستاخیوں پر مبنی قادیانی لٹریچر کو جلا کر راکھ کر دے۔ مسلمانو! اگر ہم تحفظ ناموس رسالت کے لئے گستاخان اہل بیت کو ٹھکانے لگانے کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو پھر ہم سے تو گلی کا کتا بھی اچھا ہے۔ ہم اس سے بھی گئے گذرے ہیں۔ کہ وہ گلی محلے کا حق نمک خوب ادا کرتا ہے۔ جس کا کھاتا ہے ساری رات اس کا پہرہ دیتا ہے۔ اس کے اہل و عیال و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ اپنی جان دے دیتا ہے۔ لیکن اپنے مالک کے گھر پر کسی ڈاکو کو ڈاکہ نہیں ڈالنے دیتا۔ لیکن ہم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ کھاتے ہیں۔ اور ہمارے زندہ رہتے ہوئے قادیانی مردود مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں۔ خاندان نبوی پر رکیک حملے کرتے ہیں۔ اور ہم لبوں پر مہر سکوت لگا کے بیٹھے ہیں۔ ہم کتے سے بدتر نہیں تو اور کیا ہیں۔ اگر ہم ختم نبوت کا تحفظ نہیں کر سکتے تو پھر ہماری یہ نمازیں بیکار ہیں۔ ہماری عبادت و ریاضت فضول ہے، ہمارے ان بے روح سجدوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ ہمارے بلند و آہنگ عشق و محبت کے دعوے جھوٹے ہیں۔ ناموس رسالت کا تحفظ سب سے پہلے سارا دین بعد میں اگر ناموس رسالت کا تحفظ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ گنبد خضرا کی زیارت کے لئے تڑپنے والے الله ہر مسلمان کو یہ تڑپ نصیب فرمائے۔ روضۂ رسول پر حاضری دینے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تمہارے وطن میں میری عزت محفوظ نہیں تو یہاں کیا لینے آئے ہو؟ تو کیا جواب دوگے؟ اگر آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے رخ انور پھیر لیا۔ تو پھر کہاں جاؤگے؟ پھر کس کا سہارا لوگے؟ پھر اندھیری راتوں کے طویل سجدوں کی کیا حیثیت ہوگی؟

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجہ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

صدقہ جاری

اگر کوئی شخص خدا کی راہ میں زمین وقف کر گیا کنواں یا تالاب بنوا گیا، کوئی ہسپتال، مسجد، دینی مدرسہ کی تعمیر کر گیا یا کوئی کتاب دینی لکھ گیا۔ جس سے مخلوق کو نفع ہو۔ تو جب تک یہ چیزیں رہیں گی اسے برابر ثواب ملتا رہے گا۔

جھوٹے مدعی نبوت کا قتل

امت نے کبھی جھوٹے مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا

سید منظور احمد شاہ آسی، مانسہرہ

اسود عنسی کا اصل نام عبہلہ بن کعب بن عوف عنسی تھا۔ یہ قبیلہ مذحج کی مشہور شاخ عنس سے تعلق رکھتا تھا یمن کے علاقہ میں پیدا ہوا۔ شعبدہ بازی اور کہانت میں اپنی مثال آپ تھا۔ اسود نہایت شیریں کلام، تحمل، بردباری کا مرقع تھا ہر وقت چادر اوڑھے رکھتا۔ جسکی وجہ سے اس کو ذوالخمار کہا جاتا ہے۔ بعض روایات میں ہے۔ کہ اس نے ایک گدھا سدھایا ہوا تھا۔ جو حکم اس کو دیتا وہ پورا کرتا تھا۔ گدھے سے کہتا میرے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤ۔ اور فوراً سجدے میں گر جاتا۔

جب اس کو کھڑا ہونے کا حکم دیتا وہ کھڑا ہو جاتا بعض دفعہ وہ پچھلی دو ٹانگوں پر کھڑا ہو جاتا بعض دفعہ بیٹھ جاتا جب نجران کے باشندوں کو پتہ چلا کہ اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ تو انہوں نے امتحان کی غرض سے بلایا۔ اسود کی باتیں سنیں تو اس پر فریفتہ ہو گئے۔ وہ بڑا زبان دراز تھا۔ چکنی چپڑی باتوں سے دوسروں کو قائل کر لیتا۔ جب اسود عنسی نے گدھے کے کرتب اہل نجران کو دکھائے تو انہوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ اسود عنسی کے اپنے قبیلہ نے اسکو نبی مان لیا۔ تو اس کی طاقت میں مزید اضافہ ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی حکومت کو گیارہ حصوں میں تقسیم کرکے گیارہ مسلمانوں کے ہاتھ میں دی تھی۔ اسود نے یمن اور نجران پر قبضہ کر کے فتح کر لیا۔ اور سارے پر قبضہ کر لیا۔ جب اقتدار اس کے ہاتھ میں آیا۔ تو تحمل، بردباری کی جگہ تکبر غرور بھی اس میں داخل ہو گیا۔

اسود عنسی کی فوجوں کا کمانڈر قیس بن عبد یغوث تھا۔ جو اسود پر دل و جان سے فدا تھا۔ اس کی فرعونیت کو دیکھ کر اسے دل سے نفرت کرنے لگا۔ لیکن اس بات کو اس نے ظاہر نہ ہونے دیا حضرت باذان جب شہید ہوئے تو ان کی زوجہ آزاد کو بھی اسود نے جبراً بیوی بنانے کے لئے گھر میں داخل کر لیا۔ آزاد کے چچا زاد بھائی حضرت فیروز دیلمی حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے بھانجے تھے ان کو اس بات کا سخت غصہ تھا۔ کہ اسود عنسی ملعون و مردود نے میری بہن کو جبراً گھر میں ڈال رکھا ہے۔ وہ بھی انتقام کے بارے میں سوچ رہے تھے کہ آقائے دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پہنچا کہ اسود عنسی کو قتل کر دو۔ مسلمانوں کو اس بات کا بھی پتہ چل گیا کہ قیس بن عبد یغوث جو اسود عنسی کی فوجوں کا کمانڈر ہے۔ وہ بھی اسود عنسی کے قتل کے بارے میں ان کا حامی ہے تو مسلمانوں نے قیس بن عبد یغوث کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔

مسلمان کمزور تھے۔ اتنی جنگی طاقت نہ تھی کہ سامنے سے ٹکر لیتے۔ مسلمانوں نے اسود عنسی کے خلاف پہلے نفسیاتی و اعصابی جنگ شروع کی۔ رائے عامہ کو اسود کے خلاف کرنے کی کوشش کی۔ اسود عنسی کے پاس ایک جن تھا۔ جو معلوم شدہ باتیں اس کو بتا دیتا تھا۔ اس نے کہا کہ قیس بن عبد یغوث تمہارا مخالف ہے۔ اور تمہیں قتل کرانا چاہتا ہے چنانچہ اسود نے قیس کو بلایا۔ اور کہا میرے جن نے مجھے بتایا ہے کہ تم میرے قتل کے درپے ہو میں نے تمہارے قتل کا فیصلہ کر لیا ہے۔ قیس نے جب دیکھا کہ اب جان نہیں چھوٹتی تو اس نے قسم کھا کر کہا۔ آپ کی عظمت اور تقدس جو میرے دل میں ہے۔ وہ کسی اور کے دل میں کہاں اس طرح کفر کے ولولے بھلا میرے دل میں کیسے آ سکتے ہیں۔ آپ کے حکم کو پورا کرنے کے لئے میں اپنی جان کی بازی بھی لگا سکتا ہوں۔ پتہ نہیں کس نے حسد کی وجہ سے آپ کو یہ بات بتائی۔ غرضیکہ قیس نے بڑی یقین دہانی کرائی۔

موقع پا کر قیس مسلمانوں کے پاس آیا اور تمام حالات گوش گذار کئے۔ کہ ہمارے منصوبے کا علم اسود عنسی کو ہو چکا ہے۔ اور اسے یقین بھی تھا کہ مسلمان میرے خلاف کوئی کاروائی ضرور کریں گے۔ اس لئے اس نے فیروز دیلمی کو طلب کیا اور حنش دیلمی کو بھی بلایا۔ اور ان دونوں کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی۔ لیکن ان دونوں نے گول مول سا جواب دیا۔ اس کے بعد حضرت حنش دیلمی اسود عنسی کے محل میں تشریف لے گئے۔ اور فیروز دیلمی کی چچا زاد بہن آزاد سے ملے اور ان کو بھی قتل میں مدد دینے پر اکسایا۔ اور کہا بہن دیکھو اس ملعون مردود نے تمہارے والد شوہر باذان کو قتل کر دیا۔ اور تمہارے اوپر جبراً قبضہ کر لیا۔ اس لئے تم بھی ہمارے ساتھ تعاون کرو۔ کہ ہم اس کو جہنم رسید کر دیں، آزاد کہنے لگی کہ خدا کی قسم اس دھرتی پر میرے لئے سب سے قابل نفرت اور مردود یہی اسود عنسی ہے۔ اور اس نے دعویٰ نبوت بھی کیا ہے۔ تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو، میں تمہاری مدد کروں گی مجھے تم مطلع کرتے رہنا۔ یہ تدبیر بھی کارگر ثابت ہوئی اسود عنسی کو شک تو تھا ہی کہ قیس بن عبد یغوث کہیں مجھے قتل نہ کرا دے۔ اس لئے اسود عنسی کے خوف کی وجہ سے قیس کو بھی شک گذرا تو بطور

احتیاطاً اس بہادر جنگجو اور ماہر شمشیر زن کو کھا گئے گیا۔ اسود عنسی کو قتل کرانے کی جرأت نہ ہوئی لیکن اس نے قیس سے اتنا کہا میں نے تجھے پہلے بھی کہا تھا۔ اور مجھے اب بھی میرے جن نے کہا ہے کہ تمہاری گردن ماردوں۔ قیس نے موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے کہا میں آپ کو اللہ کا رسول مانتا ہوں۔ اور آپ کے موکل کو بھی سچا مانتا ہوں۔ لیکن کبھی کبھی موکل سے بھی غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ میں تو آپ کا بے دام غلام ہوں مجھے آپ کی خدمت پر فخر ہے۔ آپ کے ہر حکم کی تعمیل میرے لئے باعث سعادت ہے۔ اگر محبت و شفقت کی نظر فرمائیں گے۔ تو میں اپنے آپ کو خود ہلاک کر دوں گا۔ جب قیس کی ایسی لچھے دار باتیں اسود نے سنی تو اس کو قیس کی وفاداری کا یقین ہو گیا۔ قیس جب باہر نکلا تو اس نے مسلمان دوستوں کو کہا کہ اب تم اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہناؤ۔ اسود بھی محل سے باہر نکل آیا۔ جتنے لوگ وہاں موجود تھے۔ وہ تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ شاہی محل کے باہر ۱۰۰ کے لگ بھگ گائیں اور اونٹ بندھے تھے۔ ان کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اور ان لوگوں میں وہ بھی تھے۔ جو اسود کو ٹھکانے لگانے کا منصوبہ بنا چکے تھے۔ ان میں فیروز دیلمی بھی تھے۔ اسود نے حضرت فیروز دیلمی سے کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ تو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ تجھے میں ہی ذبح کر دوں گا۔ حضرت فیروز دیلمی نے کہا حضور آپ کو تو پتہ ہے کہ میری چچا زاد بہن آپ کے گھر ہے۔ ہمیں اس رشتے پر فخر ہے۔ کہ ہمارا آپ جیسے بزرگ شخص سے سسرالی رشتہ داری ہے۔ بھلا ہم ایسی باتوں کا سوچ بھی سکتے ہیں؟ اگر آپ نبی نہ ہوتے اور بڑے سے بڑے عہدے پر بھی ہوتے تو ہم قطعاً اپنا رشتہ آپ کو نہ دیتے۔ ہمارے لئے قابل فخر بات تو آپ کا منصب نبوت ہے۔ حضرت فیروز دیلمی کا مقصد تو دھوکہ دینا ہے۔ اور حالت جنگ میں ایسی باتیں جائز ہیں۔ حضرت فیروز دیلمی کی باتوں کے دوران ایک بدذات اسود عنسی نے کہا۔ یہ شخص یعنی حضرت فیروز دیلمی آپ کا جانی دشمن ہے۔ اس کی باتوں کا یقین مت کریں۔ اسود عنسی نے کہا میں جانتا ہوں اور اس کا علاج بھی کروں گا۔

چنانچہ مجلس برخاست ہوئی تو حضرت فیروز دیلمیؓ اور جشنش دیلمی اور قیس تینوں نے مشورہ کیا۔ جشنش دیلمی نے کہا میں آزاد سے جا کر بات کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کرے۔ حضرت جشنش دیلمی آزاد سے ملے۔ مشورہ کیا۔ آزاد نے کہا آج کل اسود مردود بہت چوکنا ہے۔ تمام محل کے اندر جگہ جگہ محافظ موجود ہیں۔ جو اس کمرے کے چاروں میں ہوں۔ اگر تم اس حجرے مکان کے پیچھے سے شام کے بعد نقب لگاؤ تو کامیابی ہو سکتی ہے تمہیں اس جگہ اسلحہ اور ضرورت کا دوسرا سامان مل جائے گا۔ یہ باتیں آزاد اور جشنش دیلمی میں ہو رہی تھیں کہ اسود عنسی بھی زنان خانے سے نکل کر آیا۔ بیوی کو ایک غیر مرد سے باتیں کرتے ہوئے پایا تو انتہائی غضب ناک ہوا۔ اور جشنش دیلمی کو گھونسا مار دیا گر پڑے آزاد نے جب یہ ماجرا دیکھا تو خوب شور مچایا۔ اور اسود عنسی کو برا بھلا کہا۔ کہ یہ تو میرا رضاعی بھائی ہے اور مجھے ملنے آیا ہے۔ تو انتہائی بے حیا اور کمینہ ہے کہ بجائے مہمانی کرنے کے اس سے بداخلاقی سے پیش آیا۔ اسود نے آزاد کی منت سماجت کی۔ کہ مجھے علم نہ تھا کہ یہ تمہارا رضاعی بھائی ہے اس کے بعد جشنش دیلمی واپس اپنے دوستوں کے پاس پہنچے اور ساری تفصیل سنائی۔

حضرت فیروز دیلمی بھی آزاد سے ملنے گئے۔ تو آزاد نے بھی کہا کہ میں آپ کی مدد کروں گی۔ اور سارا منصوبہ فیروز دیلمی کو سمجھایا۔ حضرت فیروز دیلمی بات چیت کر رہے تھے کہ اتفاق سے اسود عنسی بھی وہاں آ گیا۔ جب اس نے دیکھا کہ فیروز دیلمی آزاد سے باتیں کر رہا ہے۔ تو اس کو بڑا غصہ آیا۔ آزاد نے فوراً کہا آپ کو پتہ نہیں ہے کہ فیروز میرے دودھ شریک بھائی ہیں۔ اسود عنسی نے حضرت فیروز دیلمی کو تو کچھ نہ کہا۔ صرف اتنا کہا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں۔

سورج غروب ہونے کے بعد جب خوب اندھیرا چھا گیا۔ تو یہ شمع رسالت کے پروانے اللہ کے سپاہی آقا کی تعمیل حکم کے لئے اسود عنسی کے محل میں داخل ہوئے

بھگوڑا پیشوا

مرزا طاہر منتظر ہے آخری انجام کا !
رخ بدلتا جا رہا ہے عیش کے ایام کا
تھا لگایا اس کے دادا نے اک شجر خبیث
اب خزاں چھائی ہے اس پر وہ گیا وہ نام کا
قبریں بیچیں، مردے بھی بیچے بہت !
کی بہت عیاشیاں گذرا وقت آرام کا !
بھاگ کر لندن گیا ان کی خوشامد کیلئے
مرزے کا پوتا تھا پہلے اب بن گیا وہ سام کا
آہ مریدوں کی کمائی لوٹ کر وہ لے گیا !
ٹانک وائن پیئے گا جس کا اسے ہے جام کا

از راناؒ محمد طاہر اقبال ڈی جی خان

اور مقررہ جگہ سے نقب لگائی۔ اور محل میں داخل ہو گئے۔ حضرت فیروز دیلمی کی خداداد قوت پر دیگر مسلمانوں کو بھروسہ تھا۔ حضرت فیروز دیلمی جب اسود عنسی کے دروازے پر پہنچے۔ تو اسود عنسی کو اس کے جن نے فوراً جگا دیا۔ اسود نے کہا فیروز تو کیوں آیا ہے۔ اور کیا مقصد ہے۔ حضرت فیروز دیلمی نے سوچا اگر اب واپس جاتا ہوں تو اسود اپنے محافظوں کو مجھے اور میرے ساتھ شامل مسلمانوں اور آزاد کو بھی قتل کر دے گا۔ لہٰذا حضرت فیروز دیلمی نے اسود عنسی پر حملہ کر دیا۔ فیروز دیلمی اس وقت اکیلے تھے۔ آنے والے دوسرے مسلمان پہرہ دے رہے ہیں۔ کہ کہیں باڈی گارڈ حضرت فیروز پر حملہ نہ کر دیں فیروز دیلمیؓ نے اسود کی گردن پکڑ کر اس طرح نچوڑ دی۔ جس طرح دھوبی کپڑے کو نچوڑتا ہے۔ اور بل دیتا ہے۔

حضرت فیروز دیلمیؓ جب اسود کی گردن توڑ کر باہر جانے لگے تو آزاد نے کہا کہ یہ عنسی مردود ابھی زندہ ہے۔ حضرت فیروز نے فرمایا تو پرواہ نہ کر یہ اپنے انجام کو پہنچ جائے گا۔ اور صبح سے پہلے زندہ نہ ہوگا۔ اسود جب مر رہا تھا تو اس کے گلے سے خرخراہٹ کی ایسی آوازیں آرہی تھیں جیسے کوئی بیل ڈکار رہا ہو۔ اور دور دور تک یہ آواز سنائی دے رہی تھی۔ محل کے چوکیدار سن کر دوڑے دوڑے آئے۔ اور آزاد دروازے کے باہر کھڑی تھی۔ محافظوں نے پوچھا کہ یہ کیسی آوازیں آرہی ہیں۔ تو آزاد نے کہا کہ شور نہ کرو ہمارے نبی اسود پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اتنے میں فیروز دیلمی نے اپنے ساتھیوں کو بتا دیا کہ میں نے اس نابکار کو اگلے جہاں روانہ کر دیا ہے۔ وہ دوڑ کر اندر آئے تو اسود کے منہ سے وہ آوازیں بدستور آرہی تھیں تو خنش دیلمی نے اسود عنسی کا سر تلوار سے جدا کر دیا۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو منادی کرادی گئی کہ رات کو اسود عنسی کو قتل کرا دیا گیا ہے۔ اور صبح کی اذان میں شہادتین کے بعد یہ بھی کہا " اشهد ان مسيلمة كذاب " اور صبح ہوتے ہی اسود کا سر باہر پھینک دیا۔ یہ دیکھ کر اسود کے ماننے والوں نے مسلمانوں کے گھروں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ مسلمانوں نے اسودی سرداروں کو قید کر دیا۔ اسودی لوگوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ جب اس کے پیروکاروں نے چارہ نہ دیکھا تو اپنے آدمیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ مسلمانوں نے کہا ہمارا لوٹا ہوا مال واپس دے دو۔ انہوں نے مال واپس دے دیا۔ مسلمانوں نے ان کے آدمی رہا کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یمن پر دوبارہ غلبہ نصیب کر دیا۔

اسود عنسی کے پیروکار صنعاء اور نجران کی نذر ہو گئے اور حضرت معاذؓ بن جبل بالاتفاق وہاں کے گورنر بن گئے۔ ایک قاصد نبی کریم حضورؐ کی خدمت میں قتل اسود عنسی کی اطلاع دینے کیلئے بھیجا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی تمام واقعہ اسی رات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسود عنسی دجال کو میرے ایک پروانے نے ٹھکانے لگا دیا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی خوش تھے۔ صحابہ نے عرض کی آقا وہ کون خوش نصیب اور خوش قسمت ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ بڑے مبارک خاندان کا فرد ہے۔ اور اس کا نام فیروز دیلمی ہے۔ صحابہؓ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد کے آنے سے پہلے ہی وصال ہو گیا۔ جب خلیفہ اول تخت پر بیٹھے تو سب سے پہلی بشارت جو انہیں پہنچائی گئی۔ وہ اسود عنسی کے قتل کی خبر تھی۔ جو قاصد لے کر پہنچا

علماء کی منصبی خدمت

حکیم الامت حضرت مولانا تھانویؒ نے فرمایا۔

" میں علماء کی منصبی خدمت کو بہ نسبت صوفیا کی خدمت سے زیادہ اہم سمجھتا ہوں۔ علماء شعائر کے خادم ہیں اس لئے میں ہمیشہ صوفیاء سے علماء ہی کو افضل سمجھتا ہوں اور ان ہی کی خدمت کو اعلیٰ سمجھتا ہوں صوفیاء اخلاق کی تکمیل کرتے ہیں۔ باقی اصل خدمت علماء کی ہے " (اصلاح المسلمین)

حاصل مطالعہ — حیات مسیح علیہ السلام پر دو حوالے — مولانا منظور الحسینی

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دجّال کے گدھے کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس ذراع کا فاصلہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا! اور عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ اور دجّال کو قتل کریں گے۔ لوگ (آپؑ کے دور میں) چالیس سال تک نہ مرے اڑائیں گے۔ نہ کوئی مرے گا۔ اور نہ کوئی بیمار ہوگا۔ اس دور میں بکریاں اور بھیڑیوں کے گھاٹ اور (اکٹھے) چرد۔ اور جانور " کھیتوں کے درمیان سے گذریں گے مگر ان میں سے ایک خوشہ بھی نہیں کھائیں گے۔ سانپ اور بچھو کسی کو تکلیف نہیں دیں گے۔ اور درندے گھروں کے دروازوں پر کسی کو گزند نہیں پہنچائیں گے۔ اور ایک شخص گندم کے ایک مد (پیمانہ) کو بغیر ہل چلائے۔ زمین میں بوئے گا۔ اس سے سات سو دانے اُگیں گے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ وہ دجال کو قتل کریں گے۔ زمین میں ۴۰ سال گذاریں گے۔ اس میں قرآن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق عمل کریں گے۔ آپ جب انتقال فرمائیں گے تو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے فرمان کے مطابق ایک شخص کو خلیفہ بنائیں گے جس کا نام مقعد ہوگا۔ پھر مقعد انتقال کر جائے گا۔ تو ان کے بعد لوگوں پر تین سال نہیں گذریں گے کہ قرآن لوگوں کے سینے سے اٹھالیا جائے گا۔

رسالہ الکشف للامام السیوطیؒ فی بیان خروج المہدی ملحقۃ المعجم الصغیر ص ۲۱۱ مطبوعہ دار الکتب علمیہ بیروت لبنان

تحقیق و مطالعہ

دجالِ قادیان مرزائے قادیانی

مطالعہ بائیبل و قرآن

تحریر محمد اسلم رانا

برادر مکرم پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق رانا مرحوم کی لائبریری سے مرزا قادیانی کی ایک کتاب "تحفہ گولڑویہ" مطبوعہ قادیان دسمبر ۱۹۳۲ء وراثہ میں ملی جس کے متعدد مقامات پڑھ کر سخت حیرت ہوئی مثلاً صفحہ ۱۶۹ پر لکھا ہے "قرآن شریف اور خدا تعالیٰ کی پہلی کتابوں کی رو سے نہایت صفائی سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب تین قسم کی مخلوق دنیا میں ظاہر ہو جائے تو سمجھو کہ مسیح موعود آگیا یا دروازے پر ہے"۔

مسیح موعود کی آمد

مرزا قادیانی ناٹک رچا رہا ہے گویا

مطالعہ: مسیح موعود کی آمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بعثت مسیح سے بھی زیادہ ضروری ... مشہور و معروف اور پیشگوئیوں کا موضوع تھی جبکہ قرآن اور پہلی کتابوں میں صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برپا ہونے کی پیش گوئیاں درج تھیں۔ سورہ آل عمران آیت ۸۱ کے الفاظ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ کی رو سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام قدیم انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں کے موعود نبی تھے۔ چنانچہ وطن عزیز پاکستان میں صحف بنی اسرائیلی انبیاء کرام بصورت بائبل بآسانی دستیاب ہیں۔ ان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برپا ہونے کی پیشگوئیاں فی زمانہ بھی بکثرت موجود ہیں قرآن مجید اور پہلی کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی بھی اور نبی کی آمد کا ذکر نہیں تھا حتیٰ کہ نبی اسرائیل نے حضرت مسیح علیہ السلام تک کی بھی پیش گوئی نہیں کی تھی انہیں حالات قرآن شریف اور پہلی کتابوں کی رو سے مسیح موعود کے آنے یا دروازے پر ہونے" کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ "مسیح موعود" آخر بڑی اہم ہستی ہرگز نہیں تھی جتنا کہ اس نے اپنے گرد خول چڑھا رکھا تھا۔

۲۔ قصہ پھل کھانے کا

صفحہ ۷۰ پر مرقوم ہے" یہ حوا کا گناہ تھا کہ براہ راست شیطان کی بات کو مانا اور خدا کے حکم کو توڑا۔ آدم نے محض حوا کی دھوکہ دہی سے وہ پھل کھایا جس کی ممانعت تھی..

...... یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حوا کی بریت ظاہر نہیں فرمائی۔ مگر آدم کی بریت ظاہر کی یعنی اس کی نسبت ولم نجد لہ عزماً فرمایا اور حوا کو سخت سزا دی۔ مرد کو محکوم بنایا اور اس کا دست نگر کر دیا۔ اور حمل کی مصیبت اور بچے جننے کا دکھ اس کو لگا دیا اور آدم چونکہ خدا کی صورت پر بنایا گیا تھا اس لئے شیطان اس کے سامنے نہ آسکا"۔

بائبل کا نقطہ نظر یہ ہے کہ شیطان بابا جی کے روبرو نہیں ہوا تھا اس کے بہکاوے میں آکر پھل پہلے اماں جی نے کھایا پھر بابا جی کو کھلا دیا۔ (کتاب پیدائش باب ۳: ۶)

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے

قرآنی بیان: کہ شیطان نے گفتگو بابا جی سے شروع کی تھی (ترجمہ) پھر جی میں ڈالا اس کے شیطان نے کہا اے آدم میں بتاؤں تجھ کو درخت سدا زندہ رہنے کا اور بادشاہی جو پرانی نہ ہو" (سورۃ طٰہٰ: آیت ۱۲۰) خطاب بصیغہ واحد ہے۔ اس کے بعد سارا صیغہ تثنیہ بیان کیا گیا۔ پھل دونوں نے کھایا۔ دونوں پر ان کی بری چیزیں کھل گئیں۔ دونوں اپنے آپ کو پتوں سے ڈھانکنے لگے۔ (طٰہٰ ۱۲۱) سورۃ بقرۃ آیت ۳۶ میں بھی دونوں کا ذکر ہے سورۃ اعراف کی آیات ۱۹ تا ۲۳ میں بھی یہ قصہ تفصیلاً آیا ہے۔ اور شیطان کا دونوں سے باتیں کرنا اور بہکانا وغیرہ مرقوم ہیں حق تعالیٰ نے بھی دونوں کو خطاب فرمایا تھا۔

سورۃ طٰہٰ کی آیت ۱۱۵ ترجمہ "اور ہم نے تاکید کر دی تھی آدم کو اس سے پہلے پھر بھول گیا اور نہ پائی ہم نے اس میں کچھ ہمت" اسی سورۃ میں آیت ۱۲۰ اور ۱۲۱ کے ٹکڑے (ترجمہ) "اور حکم ٹالا آدم نے اپنے رب کا پھر راہ سے بہکا" اور سورۃ بقرہ آیت ۳۷ (ترجمہ) "پھر سیکھ لیں آدم نے اپنے رب سے چند باتیں پھر متوجہ ہو گیا اللہ تعالیٰ اس پر" (ترجمہ مولانا محمود الحسن) چاروں مقامات کو ملا کر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کا خطاب اولاً آدم سے تھا۔ پھسلنے کی طرف پہلے وہ مائل ہوئے توبہ کے کلمات بھی انہیں کو سکھائے گئے معافی بھی اصلاً انہی کو ملی تھی۔ اگرچہ بعد میں پھل کھانے ...... تمام کاموں میں دونوں برابر کے شریک تھے سبقت کسی کا زرگ کی بھی نہیں تھی بائبل میں بہکانے والا سانپ اور از روئے قرآن شیطان ہے بلکہ شیطان سانپ کی سیرت پر قدم مارتا ہے (صفحہ ۱۶۸)

مرزا جی کی غلطی واضح ہو گئی کہ بائبل کے خلاف قرآن بیان کو سچا مانا اور اس کو قرآنی فرمودات پر ترجیح دی۔

بائبل میں ہے" پھر اس نے

(۱) سزاؤں کا ملنا:

عورت سے کہا کہ میں تیرے درد حمل کو بہت بڑھاؤں گا۔ تو درد کے ساتھ بچہ جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا"۔ (پیدائش ۳: ۱۶)

یعنی عورت اصلاً بچہ جننے کے لئے ہی پیدا کی گئی تھی البتہ درد حمل کا بڑھایا جانا اور درد کے ساتھ بچہ جننا بطور سزا تھی جبکہ مرزا جی کے الفاظ اور حمل کی مصیبت اور بچے جننے کا دکھ اس کو لگا دیا۔ سے معلوم ہوتا ہے کہ حمل اور بچے جننا بھی بطور سزا تھا جو نقلی اور عقلی طور پر درست

نہیں، عورت کا مرد کے محکوم اور دست نگر ہونا بھی بطور سزا نہیں تھا۔

مرزا قادیانی کا قول کہ "سخت سزا معرف ہوا کوئی ملی قعطی" بالکل غلط ہے۔ بائبل کی اگلی ہی آیت ہے" اور آدمؑ سے اس نے کہا چونکہ تونے اپنی بیوی کی بات مانی اور اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا۔ اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اس کی پیداوار کھائے گا۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹ کٹارے اگائے گی اور تو کھیت کی سبزی کھائے گا۔ تو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا۔

البتہ مرزا صاحب نے محض اپنے آپ کو "آدمؑ کی مانند" (صفحہ ۱۰۵) ثابت کرنے کی غرض سے بائبل میں مذکور آدمؑ کی سزا کو چھپانے بائبل کے بموجب قرآن (غلط بیانی کی تصدیق میں قرآن مجید سے ناجائز مدد لینے اور قرآن کریم میں معنوی تحریف کرنے ایسے قبیح جرائم کے مرتکب ہوئے۔ چھ ہزار برس پہلے آدمؑ کا ٹھوکر کھانا، یہی بائبلی نظریہ ہے جسے صحیح ماننا مرزا جی کا ایک مزید کارنامہ ہے۔

۳۔ مرزا اور کتاب دانی ایل

پروٹسٹنٹ عیسائیوں کی بائبل میں ۲۷ دیں اور رومن کیتھولک فرقہ کی بائبل میں ۳۲ دیں کتاب دانی ایل ہے سرو پا داستانوں، خوابوں، رویاؤں اور ان کی تعبیروں پر مشتمل ہے ایک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا اور وہ مرکز بن گئی ہے ہمارے مرزا جی کی توجہ کا۔ خدا خیر کرے۔

ا۔ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۴ پر لکھا ہے" صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور انجیل اور دانی ایل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے۔ اور بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آگیا ہے اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے"

مطالعہ: (ا) وہ تو خیر یہی کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دوسرے نبیوں کی کتابیں اور بعض نبیوں کی کتابیں راقم الحروف کی نظروں سے نہیں گزریں۔ البتہ اتنا بانگ دہل کہتا ہوں کہ انجیل اور دانی ایل کی کتابوں میں کہیں بھی لفظ "نبی" مرزا جی کی نسبت سے نہیں بولا گیا۔

نوشتہ: (ب) کتاب دانی ایل میں مرقوم ہے" پھر میکائیل جو مقرب فرشتوں میں ہے میری مدد کو پہنچا اور میں شاہان فارس کے پاس رکا رہا"۔ (دانی ایل ۱۰ : ۱۳)

مزید مرقوم ہے "لیکن جو کچھ سچائی کی کتاب میں لکھا ہے تجھے بتاتا ہوں اور تمہارے موکل میکائیل کے سوا میرا کوئی مددگار نہیں ہے۔" (دانی ایل ۱۰ : ۲۱)

مطالعہ: ع کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

کہئے مرزا صاحب کیا یہ آپ ہی کا ذکر خیر ہے؟ کیا یہ میکائیل جناب ہی کا کام گرامی ہے؟

نوشتہ: (ج) اور اس وقت میکائیل مقرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لئے کھڑا ہے۔ اٹھے گا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ابتدائی اقوام سے اس وقت تک کبھی نہ ہوا ہوگا"۔ (کتاب دانی ایل ۱۲ : ۱)

مطالعہ: ہمارے میکائیل نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی تھی خدا معلوم اس نے یہودیوں کی حمایت کے لئے کب کھڑا ہونا اور اٹھنا ہے۔

البتہ اس نوشتہ سے مرزا جی ان کے پیرو کاروں کا یہودیوں کا حامی ہونا بقلم مرزا جی ثابت ہو گیا اور یہ وہ الزام ہے جو آج دنیا کے مسلمان پوری شد و مد سے قادیانیوں پر لگا رہے ہیں جبکہ وہ بمطابق پنجابی محاورہ "پاؤں پر پانی نہیں پڑنے دیتے ہیں"۔

نوشتہ: (د) ہمارے مرزا بہادر بڑے دل گردہ کے مالک ہیں۔ نیا خوشہ چھوڑتے ہیں، "اور پھر کتاب دانی ایل باب ۱۲ میں لکھا ہے" اور پھر اس وقت میکائیل (جس کا ترجمہ ہے خدا کی مانند) وہ بڑا سردار جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کیلئے کھڑا ہے۔ اٹھے گا یعنی مسیح موعود آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا پس میکائیل یعنی خدا کی مانند در حقیقت توریت میں آدم کا نام ہے"۔ (صفحہ ۱۰۵)

واضح ہو کہ الفاظ "(جس کا ترجمہ ہے خدا کی مانند) وہ بڑا سردار" بائبل میں نہیں ہے۔ اور یہ تو مرزا صاحب ہی جانے کہ "بڑے سردار" کے یہودیوں کا حمایت میں کھڑے ہونے اور اٹھنے سے مسیح موعود کے آخری زمانہ میں ظاہر ہونے کا مقصد کیسے ٹپک پڑا۔ ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ!

مطالعہ: قارئین کرام بالکل اطمینان رکھیں توریت میں میکائیل آدمؑ کا نام ہونا تو در کنار اس میں یہ لفظ ایک بار بھی وارد نہیں ہوا اور بفرض محال ہو بھی تو اس سے مرزا صاحب کو کونسا مطلب حاصل کرنا مقصود ہے؟

(ااا) یا اللہ پاک تیرا فضل ہمارے مرزا جی دانی ایل باب ۱۲ کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں اسے چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہے۔

دعویٰ (الف) معلوم ہوا کہ آنجناب ۲۹۰۰ برس پرانی اور مردہ زبان عبرانی جانتے تھے اور وہ بھی اس پایہ کی کہ دانی ایل باب ۱۲ کا تحت اللفظ اردو ترجمہ کر ڈالا ہے جو مروجہ اردو و انگریزی بائبلوں سے خاصا مختلف ہے اس کا ایک فقرہ ہے "اس وقت تک بارہ سو نوے دن ہوں گے مبارک ہے جو انتظار کیا جائے گا اور محنت سے اپنا کام کرے گا تیرہ سو پینتیس روز تک" حاشیہ میں لکھتے ہیں "اس فقرہ میں دانی ایل نبی بتلایا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے (جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) جب بارہ سو نوے برس گزریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس ہجری تک اپنا کام چلائے گا یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا۔ اب دیکھو اس پیشگوئی میں کس تصریح سے مسیح موعود کا زمانہ چودھویں صدی قرار دی گئی۔ اب تلاؤ کیا اس سے انکار کرنا ایمانداری ہے؟"

مطالعہ: کہاں راجہ رام، کہاں ٹیں ٹیں۔ ہم کچھ عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

اس طرح تفسیر و تاویل سے کیا کچھ ثابت نہیں کیا جاسکتا توبہ! توبہ! العیاذ باللہ!

دعویٰ: (ب) کلیجہ تھام کر مرزا صاحب کا ترجمہ پڑھیئے، "وہ کس نے مبعوث کیا مشرق کی طرف سے صادق کو"۔ حاشیہ میں لکھتے ہیں "آیت

کا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود جو آخری زمانہ میں پیدا ہوگا وہ مشرق میں یعنی ملک ہند میں ظاہر ہوگا۔ اگرچہ اس آیت میں تصریح نہیں کہ آیا پنجاب میں مبعوث ہوگا یا ہندوستان میں مگر دوسرے مقامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پنجاب میں ہی مبعوث ہوگا۔"

مطالعہ! اردو اور انگریزی بائبلوں میں "مشرق" کی اصطلاح مجھے نہیں مل سکی۔

اپنے مطالعہ کا نچوڑ بتا دوں کہ یہودی بڑی تحریف باز قوم دیکھی اور عیسائیوں کو اس فن کے استاد پایا جبکہ مرزا غلام قادیانی ان کے بھی کان کترگئے۔

دہائی خدا کی یہ کوئی باتیں ہیں کرنے کی؟

ہم شروع میں تحریر کر آئے ہیں کہ کتاب دانی ایل سلجھا تا ہوں ڈور کو اور سرا ملتا نہیں والا معاملہ ہے اور پھر ہم نے تو بڑے بڑے مسیحی علماء کو اس کتاب کے باب ۱۲ سے کنی کتراتے دیکھا ہے۔ مرزا جی کو اپنی "مسیح موعودی" کی بعثت کے ثبوت میں یہاں سے کیا خاک ملے گا؟۔

۴۔ مرزا جی اور سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

یہودیوں کا اعتقاد تھا کہ الیاس (حضرت یحییٰ جنہیں انجیل میں یوحنا پکارا گیا ہے) مسیح سے پہلے آئیں گے۔ مرزا صاحب اس ضمن میں صفحہ ۱۹۶ پر انجیل متی ۱۷: ۱۰: ۱۱: ۱۲۔ درج کر کے حاشیہ میں لکھتے ہیں "کیا تعجب ہے کہ سید احمد بریلوی اس مسیح موعود کے لئے الیاس کے رنگ میں آیا ہو۔ کیونکہ اس کے خون نے ایک ظالم سلطنت کا استیصال کر کے مسیح موعود کے لئے جو یہ راقم ہے راہ کو صاف کیا۔ اسی کے خون کا اثر معلوم ہوتا ہے جس نے انگریزوں کو پنجاب میں بلایا اور اس قدر سخت مذہبی رکاوٹوں کو جو ایک آہنی تنور کی طرح تھیں دور کر کے ایک آزاد سلطنت کے حوالے پنجاب کو کر دیا اور تبلیغ اسلام کی بنیاد ڈال دی۔

وضاحتاً گذارش ہے کہ سید احمد بریلوی

مطالعہ! اور شاہ اسماعیل شہید (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے پنجاب میں سکھوں کی "ظالم سلطنت" کا استیصال کیا تھا جس سے انگریزوں کو پنجاب فتح کرنے میں آسانی رہی اور یوں پنجاب "ایک آزاد سلطنت" کے حوالے ہوگیا۔

"مسیح موعود" کی طرف سے سید احمد بریلوی کو "الیاس" قرار دینے پر ہم اس کو اس کے سوا کیا عرض کر سکتے ہیں

خط اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

سبحان اللہ یہ کیا ہی تبلیغ اسلام ہے جس کا مطالعہ ہم کر رہے ہیں اگر تبلیغ اسلام یہ ہے تو خدا معلوم تحریف اسلام، تخریب اسلام اور ننگ اسلام کی اصطلاحات کب کام آئیں گی؟

صاحبو! ہم تو کہتے ہیں کہ یہودیوں کا مذکورہ اعتقاد ہی غلط تھا! مرزا صاحب کا اس کی بنیاد پر آگے چلنا کیسا؟

۵۔ مسیح اسرائیلی نہیں تھے!

دعویٰ: مرزا صاحب کا قول ہے کہ "حضرت عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا کر کے بنی اسرائیل کو سمجھا دیا کہ تمہاری بداعمال کے سبب سے نبوت بنی اسرائیل سے جاتی رہی کیونکہ عیسیٰ باپ کی رو سے بنی اسرائیل میں سے نہیں تھے" (صفحہ ۱۹۸)

مطالعہ: اگر مسیح بن باپ پیدا ہوئے تھے تو چونکہ ان کی والدہ ماجدہ بنی اسرائیل سے تھی اس لئے آپ کو بھی بنی اسرائیل میں شمار کیا جائیگا اور از روئے بائبل و قرآن فی الواقع ایسا ہی ہے بفرض محال آپ اسرائیلی نہیں تھے تو پھر کون تھے؟۔

چلیئے مرزا صاحب کا جیسا کیا بھی موقف تھا اسی پر قائم رہتے تو بھی بات تھی لیکن صفحہ ۲۰۲ پر لکھتے ہیں "جو موسوی سلسلہ موسیٰ سے شروع ہوا اور مسیح پر ختم ہوا" صفحہ ۲۰۲ پر اپنے اس نظریے سے بھی ان الفاظ میں رجوع کرتے ہیں وہ موسوی سلسلہ جو بنی اسرائیل میں قائم کیا گیا اور ایک ایسے شخص پر ختم ہوگیا جو بنی اسرائیل میں سے نہیں تھا یعنی مسیح موعود" ایک شعر اکثر پڑھنے میں آتا ہے ؎

کس کی مانیئے کس کی نہ مانیئے
لائے ہیں بزم یار سے خبر الگ الگ

جبکہ یہاں تو بزم مرزا کی ہے الگ الگ خبریں لانے والے بھی وہی ہیں! پھر یہ اختلاف کیوں؟

سوال یہ ہے کہ خبر آخر تھی کیا؟

۶۔ غلبہ عیسائیت اور مسیح موعود

عرب فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقتوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ کا حقیقی بیٹا سمجھنے والے عیسائی بکثرت موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو ان کے جرم کی نوعیت کی شدت سمجھانے کے لئے فرمایا:

ترجمہ "قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں اس بات پر کہ لوگوں نے رحمان کے لئے اولاد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔"

(تفہیم القرآن۔ سورۃ مریم آیات۔ ۹۰۔ ۹۱)

مرزا صاحب نے اتنی سادہ اور عام فہم سی بات کو غلط طور پر بیان کر کے اپنے "مسیح موعود" ہونے کی بلڈنگ کھڑی کرلی جسے ملاحظہ فرماتے اور اس کی عقل کا ماتم کرتے جائیے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں پیش گوئی کے طور پر فرمایا تھا کہ ایک وہ نازک وقت آنے والا ہے کہ

تثلیث کے غلبہ کے وقت آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں۔

یہ سب باتیں ظہور میں آگئیں اور اس قدر حد سے زیادہ عیسائیت کی دعوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب میں غلو کیا گیا کہ قریب ہے کہ وہ راستباز جو اخلاص کی وجہ سے آسمانی کہلاتے ہیں گمراہ ہو جائیں اور زمین پھٹ جائے یعنی تمام زمینی آدمی بگڑ جائیں اور وہ ثابت قدم لوگ جو جبال راسخہ کے مشابہ ہیں گر جائیں اور قرآن شریف کی وہ آیت جس میں یہ پیش گوئی ہے کہ تکاد السموٰت یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ھدا"

اور آیت چونکہ ذوالوجوہ ہے اس لئے دوسرے معنے اس کے یہ بھی ہیں کہ قیامت کبریٰ کے قریب عیسائیت کا زمین پر بہت غلبہ ہو جائے گا جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے اور اس آیت کا منشا یہ ہے کہ اگر اس فتنہ کے وقت خدا تعالیٰ اپنے مسیح کو بھیج کر اس فتنہ کی اصلاح نہ کرے تو فی الفور قیامت آجائے گی اور آسمان پھٹ جائیں گے مگر چونکہ باوجود اس قدر عیسائیت کے غلو کے اور اس قدر تکذیب کے جواب ملک کروڑ ہا کتابیں اور رسالے اور ردی ورق کا غذات ملک میں شائع ہو چکے ہیں۔ قیامت نہیں آئی تو یہ اس بات

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت امام شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ

امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے انقلاب انگیز افکار کی روشنی میں

شیخ التفسیر امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے طریقہ پر

۵ شعبان المعظم سے ۲۷ رمضان المبارک تک

جامعہ قاسم العلوم میں

جانشین امام الہدیٰ حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری

۱۴۱۰ھ

دورہ تفسیر قرآن

پڑھائیں گے

انجمن خدام الدین علماء کرام کے طعام و قیام کی ذمہ دار ہوگی۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

المعلن:۔ ناظم انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کا اجلاس

ملتان :۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس گذشتہ روز یہاں زیر صدارت یہاں مجلس کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ منعقد ہوا ملک کے مختلف حصوں سے شوریٰ کے ارکان تشریف لائے تھے۔ شوریٰ نے ملک و بیرون ملک جماعتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور آئندہ سال کے منصوبوں پر بھی غور و خوض ہوا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ناظم اعلیٰ مجلس نے جماعتی کارگزاری پر ایک مفصل رپورٹ پیش کی مولانا عبدالرحمٰن باوا نے بیرون ملک جماعتی سرگرمیوں اور حال ہی گھانا کا دورہ مالی اور وہاں ۳۰ سے ۳۵ ہزار قادیانیوں کے دوبارہ قبول اسلام کے واقعہ پر اظہار خیال کیا انہوں نے شوریٰ کے ارکان کو بتایا کہ گذشتہ سال بیرون ملک جماعت کو بڑی کامیابیاں حاصل ہوگئیں۔ ارکان شوریٰ نے جماعتی سرگرمیوں پر اطمینان کا اظہار کیا۔ شوریٰ میں کئے گئے فیصلے میں ایک اہم فیصلہ یہ ہے آئندہ سال بھی دس لاکھ روپے کا لٹریچر شائع کرکے دنیا بھر میں تقسیم کیا جائے گا اور ایک نئی اسکیم شروع کی جارہی ہے جس کے تحت عقیدۂ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے سلسلے میں تمام موضوعات پر مشتمل کیسٹ اردو، عربی، انگریزی میں تیار کئے جائیں گے اور دنیا بھر میں اس کو پھیلایا جائے گا۔

پانچویں کل پاکستان ختم نبوت کوئیز انعامی مقابلہ کے نتائج

ننکانہ۔ ختم نبوت صدر کلب ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام منعقدہ پانچویں کل پاکستان ختم نبوت کوئیز انعامی مقابلہ کے نتائج کا باضابطہ اعلان کر دیا گیا ہے جس کیمطابق بذریعہ قرعہ اندازی سید نعمان شفیع (سمندری) ظفر اقبال (فیصل آباد) زاہد محمود (ننکانہ صاحب) ظہیر عباس (کراچی) خالد سعید (ملتان) شاہد پرویز (راولپنڈی کینٹ) سمیت پندرہ افراد نے ایک ہزار روپے کے ۱۵ مختلف مالیت کے نقد انعامات حاصل کئے جبکہ دو صد انعامات حوصلہ افزائی اسلامی کتابوں کے سیٹ دیئے گئے۔ علاوہ ازیں ختم نبوت رائیٹرز کلب ہی کے تحت منعقد ہونے والے مقابلہ ذہنی آزمائش کے مطابق عارف محمود، صابر حسین اور عامر نواز بالترتیب اوّل، دوئم، سوئم انعامات کے حقدار قرار پائے۔ جبکہ عمر مجیب شامی لاہور، ایم عبدالاکرام احمد (ننکانہ صاحب) نعیم انور (جھنگ) صہیب وسیم (لاہور) اور محمد نعیم بٹ (ننکانہ صاحب) نے اس مقابلہ میں خصوصی انعامات حاصل کیے۔

قادیانی روزنامہ بند کیا جائے

شکر گڑھ (نامہ نگار) ۲۰ فروری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا احسان احمد دانش راولپنڈی نے مکی مسجد بخاری چوک شکر گڑھ میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیتے ہوئے مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مفصل قرآن و سنت کے دلائل سے نزول مسیح علیہ السلام ثابت کیا۔ اور مرزا غلام قادیانی کا اس کے اپنے لٹریچر کی روشنی میں دجل و فریب اور دھوکہ بازی کا حوالہ جات دیکر ثبوت مہیا کیا مولانا نے مرزائیوں کے بارے میں دستاویزی ثبوت پیش کئے کہ یہ ملت اسلامیہ اور پاکستان کے غدار ہیں۔ موصوف نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کے آرگن "الفضل" کو فوری طور پر بند کیا جائے۔

مولانا محمد رمضان علوی کی یاد میں تعزیتی جلسہ

راولپنڈی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مجلس شوریٰ کے رکن اور بزرگ عالم دین حضرت مولانا محمد رمضان علوی کی یاد میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں راولپنڈی، اسلام آباد کے دینی علماء، سیاسی، سماجی رہنماؤں نے شرکت کی جن میں حضرت مولانا سید محمد عارف مدینہ منورہ صوفی محمد اسلم، حضرت مولانا قاری محمد امین، مولانا عبدالحکیم، مولانا صدرالدین، مولانا محمد مسکین، مولانا چراغ دین شاہ، مولانا عبدالستار، مولانا حبیب الرحمان قاری عبدالمالک قاری خلیل، حضرت مولانا عبدالرؤف الازہری، مولانا عبدالمعبود راجہ ظفر الحق اور کثیر تعداد میں علماء نے شرکت کی مرحوم کے صاحبزادے جناب قاری سعید الرحمان علوی نے بتلایا کہ مرحوم نے ۸ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا اور دس سال مری کا ہیں علاقہ میں کے خطیب رہے۔ آپ نے ہمیشہ لوگوں کو تفرقہ بازی سے دور رکھا۔ تیس ۳۰ سال تک مسلسل گلشن آباد کے عوام کی خدمت کی۔ علماء نے آپ کی مذہبی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مرحوم پنڈی اسلام آباد کی ہر مذہبی تحریک کے روح رواں تھے۔

مولانا صدرالدین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء دین کے وارث ہوتے ہیں۔ مرحوم علوی نے دین کی وراثت کا حق ادا کیا اپنے تمام بیٹوں کو حافظ قرآن اور عالم دین بنایا۔ مولانا عبدالستار نے کہا کہ مرحوم با ہمت، بہادر اور لاتعداد خوبیوں کے مالک تھے۔

راجہ ظفر الحق نے کہا کہ میرا تعارف ۱۹ سال قبل اسلم قریشی کیس کے حوالے سے ہوا جس کیس میں مرزائی لٹریچر کے حوالے سے مولانا مرحوم نے میری انتہائی معاونت کی۔ جلسہ کے آخر میں مولانا مرحوم کے تیسرے صاحبزادے حافظ عبدالرحمان علوی کو ان کا جانشین مقرر کیا گیا۔ مسجد کمیٹی کے سربراہ شیخ نصیر الدین اور عبدالرحمان علوی کی دستار بندی کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین حضرت مولانا عبدالرؤف الازہری اور حضرت مولانا احسان احمد دانش نے مولانا مرحوم کے گھر جا کر ان کے اہل خانہ سے تعزیت کی اور مرحوم کی ختم نبوت کے محاذ پر خدمات کو سراہا مرحوم کے لیے دعا مغفرت کی گئی۔

قادیانی شعائر اسلام کی توہین سے باز آجائیں! ایبٹ آباد، اٹک ڈیرہ اسمٰعیل خان کے واقعات پر سخت نوٹس لیا جائے۔

نیو مراد پور (نمائندہ خصوصی) گذشتہ دنوں ہزارہ ڈویژن کے قادیانیوں نے ایبٹ آباد میں ایک جگہ جمع ہو کر عبادت کی اور آیات قرآنی اور دیگر اسلامی شعائر کا برملا استعمال کرکے دفعہ ۲۹۸/c کی خلاف ورزی کی اور مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کی چنانچہ ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کے غیور اور جیالے کارکن حرکت میں آگئے۔ مقامی انتظامیہ نے اپنی اپنی قانونی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بعض قادیانیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے راہنماؤں مولانا محمد ظفر اقبال قریشی، مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب ناظم اعلیٰ اور قاری سید محمد شاہ نے ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کے کارکنوں کو مبارک باد دی ہے اور مقامی انتظامیہ کے رویہ کو بھی حوصلہ افزا قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ آئندہ ہزارہ ڈویژن میں اس قسم کے قادیانی اجتماعات پر کڑی نظر رکھی جائے اور جہاں بھی قانون شکنی کرتے ہوئے قادیانی نظر آئیں تو انہیں قرار واقعی سزا دی جائے جو قادیانی اس جرم میں پکڑے گئے ہیں انہیں کڑی سزا دی جائے۔ اور مسلمانوں کے اسلامی جذبات و احساسات کا پورا پورا خیال رکھنا اور تحفظ فراہم کرنا انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ ان راہنماؤں نے اٹک میں مرزائی اشتعال انگیزی پر بھی سخت غم و غصہ کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا کہ مرزائی عورت کی نعش کو فوری طور پر مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا جائے اسی طرح ڈی، آئی، خان کی مسجد کا مسئلہ بھی مفتیان اسلام کے فتویٰ کی روشنی میں فوری طور پر حل کیا جائے محبوس طلباء کو فوری رہا کیا جائے۔

خون کی بارش (خدا کا عذاب)

نئی دہلی ———— تامل ناڈو کی صوبائی حکومت ایک گاؤں میں چار دن تک انسانی خون کی بارش کی خبروں کی تحقیقات کر رہی ہے بتایا جاتا ہے کہ یہ بارش تامل ناڈو کے کنیا کماری ضلع کے گاؤں اللاکاپورم میں ۱۹ مارچ کو شروع ہوئی تھی یہ بات صوبائی اسمبلی میں وزیر صحت پونمدی نے بتائی پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے مطابق انہوں نے کہا کہ بارش کے جو نمونے حاصل کئے گئے ان میں انسانی خون کے اجزا تھے انہوں نے بتایا کہ حکومت اس کی وجہ جاننے کی کوشش کر رہی ہے۔

لارڈ ورنے مشرف بہ اسلام ہوگئے

لندن (نمائندہ جنگ) برطانیہ کے دولت مند ارل آف یاربرا کے دو سالہ فرزند لارڈ ورنے نے اسلام قبول کر لیا ہے لارڈ ورنے کے والد اور والدہ دونوں عیسائی ہیں ارل آف یاربرا کی نارتھ لنکن شائر میں ۲۰ ہزار ایکڑ اراضی ہے لارڈ ورنے کے والد نے اپنے بیٹے کے مسلمان ہونے پر تبصرہ کرنے سے گریز کیا ان کے بارے میں ان کی اہلیہ نے کہا کہ وہ اپنے بیٹے کے فیصلے سے ناخوش ہیں لارڈ ورنے کی والدہ نے کہا کہ لارڈ ورنے اب کافی بڑے اور سمجھدار ہیں جہاں تک مذہب کا تعلق ہے میرے خیال میں یہ قطعی طور پر ذاتی معاملہ ہوتا ہے میرا بیٹا بہت صاف گو اور شرف خدا رکھنے والا انسان ہے میں سمجھتی ہوں کہ اس سے بہتر بیٹا نہیں ہو سکتا تھا نو مسلم لارڈ ورنے نے ابھی شادی نہیں کی وہ اپنا بیشتر وقت لندن میں گزارتے ہیں وہ اپنے مسلم ہونے کے بارے میں گفتگو نہیں کرتے ان کی دوستی ایک اور دولت مند شخصیت کے ۲۵ سالہ صاحبزادے لارن تھاقی سن سے ہے یہ دونوں ایک فلم کمپنی چلاتے ہیں۔

بقیہ: آپ کے مسائل

ج: یہ سنت لازم نہیں ہوتی۔

س ۳: لوگ عموماً چھوٹے بچوں کو نظر سے بچانے کے لئے رنگ کا ڈورا یا چہرہ کالا کاجل ٹیکہ نما لگا دیتے ہیں کیا یہ عمل شرعی لحاظ سے درست ہے؟

ج: اگر اعتقاد کی خرابی نہ ہو تو جائز ہے مقصد یہ ہوتا ہے کہ بدنما کر دیا جائے تاکہ نظر نہ لگے۔

س ۴: بچوں کی نظر اتارنے کے لئے قرآن و حدیث کی رو سے کیا عمل کرنا چاہئے؟

ج: نظر اتارنے کے لئے کوئی تدبیر متعین نہیں کی گئی بعض احادیث میں بعض تدبیروں کا ذکر ہے۔

ایک اہم مسئلہ

س: چند روز قبل میرے بیٹے ضلع رحیم یار خاں میں شادی تھی۔ لڑکے لڑکی دونوں ہمارے رشتہ دار ہیں دو بھائیوں کی شادی دو بہنوں سے ہوئی۔ رات کو غلطی سے دونوں بہنیں تبدیل ہوگئیں، دونوں لڑکیوں سے خاوندوں نے تعلقات قائم کئے۔ صبح جب علم ہوا تو سارا خاندان غم سے نڈھال ہو گیا ولیمہ تو جیسے تیسے ہوا مگر سارا خاندان الجھن میں گرفتار ہے۔ کوئی کہتا ہے زنا ہو گیا کوئی کہتا ہے طلاق ہو گئی۔ کوئی کہتا ہے غلطی سے ہوا ہے جن لڑکیوں سے جس نے تعلق قائم کیا ہے ان کا نکاح اب کر دو۔ شرعی نقطہ نظر حاصل کرنے اور قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دینے کے لئے درخواست ہے تاکہ سینکڑوں افراد کی یہ خوشی بحال ہو اور مسئلہ کا حل ملے۔

ج: چونکہ یہ سب کچھ نادانستہ ہوا ہے اس لئے گناہ اور زنا نہیں، وہ دونوں لڑکیاں اپنے اپنے شوہروں کے نکاح میں ہیں۔ بہتر صورت یہ ہے کہ جن لڑکوں کے ساتھ ان کا نکاح ہوا تھا ان سے دونوں لڑکیوں کی طلاق لے لی جائے۔ اور جن لڑکیوں کے ساتھ ان کی شب باشی ہوئی ہے ان کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا جائے طلاق دینے والے کے ذمہ اس لڑکی کا آدھا مہر واجب ہے جس کو طلاق دی گئی۔ اور چونکہ وہ دونوں لڑکیاں اپنے شوہروں کے ساتھ یکجا نہیں ہوئیں اس لئے طلاق کے بعد عدت کی ضرورت نہیں ہوگی۔

بڑے آدمی کیلئے ختنہ کا مسئلہ

ماسٹر عبدالحمید ———— فاروق آباد

کیا فرماتے ہیں علماء دین قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک آدمی جس کی عمر تقریباً ۵۰ سال ہے پہلے وہ عیسائی تھا اب وہ اللہ کے فضل و کرم سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا ہے چونکہ وہ پہلے غیر مسلم تھا اس نے ختنہ نہیں کروایا اب وہ مسلمان ہے اب اس کے لئے ختنہ کروانا ضروری ہے یا کہ نہیں۔

ج: ختنہ کا حکم تو بڑی عمر کے شخص کے لئے بھی ہے شرط یہ ہے کہ وہ اس کا متحمل ہو اگر اس کو تحمل نہ ہو تو چھوڑ دیا جائے۔

صدقہ فطر

محمد اسلم ———— میرواہ

ہمارے ہاں عید الفطر کے موقع پر ایک صاحب مختلف افراد سے یہ کہہ رہے تھے کہ صدقہ فطر کا حدیث مبارکہ سے کوئی ثبوت نہیں یہ ویسے ہی بنائی ہوئی بات ہے اس کا ادا کرنا کوئی ضروری نہیں ہے اب معلوم یہ کرنا ہے کہ صدقہ فطر واجب ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے اگر ایک صاحب نصاب صدقہ فطر ادا نہیں کرتا تو اس کا کیا گناہ ہوگا براہ کرم شرعی حل بتا دیں۔ مہربانی ہوگی۔

ج: صدقہ فطر واجب ہے اور اس کا ادا نہ کرنا گناہ ہے احادیث شریفہ میں اس کا ثبوت موجود ہے اور تمام فقہائے امت اس پر متفق ہیں اس لئے اس کا منکر جاہل اور بدعقیدہ

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجد، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وقف ہیں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے، اردو، انگریزی عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے، جامع مسجد ربوہ دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔ جب کہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

خان محمد

(فقیر)

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضوری باغ روڈ ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۵۹ میں براہ راست جمع کرا سکتے ہیں